اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

قادیان

جماعت احمدیہ کا سلسلہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جاری فرمایا

نمبر ۴	مورخہ ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۲۷ء	یوم شنبہ	مطابق ۱۱ر محرم الحرام سنہ ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۴

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے

مقدمہ "ورتمان" کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو تار

رسالہ ورتمان کے مقدمہ کے ہائی کورٹ میں منتقل ہونے کی خبر قادیان میں پہنچنے کے ساتھ ہی یہ خبر بھی مشہور ہوئی تھی کہ جناب چیف جج نے اس مقدمہ کی سماعت کے لئے مسٹر جسٹس ٹیک چند کو مقرر کیا ہے۔ چونکہ اگر یہ خبر درست ہوتی۔ تو اس سے مسلمانوں میں مزید بے چینی کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ امام جماعت احمدیہ نے چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو تحقیق حالات کے لئے تار دیا جس میں لکھا کہ اگر یہ خبر درست ہو۔ تو اس سے مسلمانوں کے جذبات کو جو اس وقت سخت برانگیختہ ہیں۔ بہت صدمہ پہنچیگا۔ اسکا جواب گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوا۔ کہ یہ خبر درست نہیں ہے۔ کہ مقدمہ ورتمان مسٹر جسٹس ٹیک چند کے سپرد ہوا ہے۔ اور بعد میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مقدمہ مذکور مسٹر جسٹس سکیمپ کے

۳ دی۔ صاحبزادہ میاں عبدالمنان ابن حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ایڈریس پڑھا۔ اور خانصاحب نے تقریر کی آخریں جناب مفتی صاحب نے بر عایت وقت مختصر تقریر فرمائی۔ چونکہ گذشتہ جمعہ خان صاحب کی پبلک تقریر ختم نہ ہوئی تھی۔ اسلئے ۸ر جون بعد نماز جمعہ انہوں نے پھر تقریر کی۔

ان ایام میں ایک دو دفعہ تھوڑی تھوڑی بارش ہوئی ہے۔ جس سے موسم میں تغیر واقع ہو گیا ہے۔

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ حضور نے ایک تازہ مضمون رقم فرمایا ہے۔ جو "کیا آپ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں" کے عنوان سے اشتہار کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ انشاء اللہ الفضل کے اگلے پرچہ میں درج کیا جائیگا۔

۸ر جولائی صبح کو خان محمد امین خان صاحب مجاہد بخارا کو حبیب الرحمٰن صاحب خان افغان نے ان کی بخیر و عافیت واپسی پر ٹی پارٹی دی۔ مجلس اگرچہ مختصر سی تھی۔ لیکن محبت و اخلاص کا دلکش نمونہ تھی۔ ایڈریس پڑھا گیا۔ جس کا جواب خان صاحب نے دیا۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب نے بحیثیت صدر بہت دلپذیر تقریر فرمائی۔

بعد نماز عصر طلباء مدرسہ احمدیہ نے خان صاحب موصوف کے اعزاز میں مٹھائی اور سوڈا واٹر کی عمدہ دعوت کی

احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

اٹھوال میں جلسہ

جلسہ احمدیہ اٹھوال ۱۰ و ۱۹ - ۲۰ جون باوجود تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ قادیان سے حافظ جمال احمد صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب تشریف لائے۔ مولوی قمر الدین صاحب جو اس ضلع میں مبلغین ہیں۔ جلسہ کے دوسرے دن وہ بھی تشریف لے آئے۔ مختلف مضامین پر لیکچر ہوتے رہے۔ جو بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنے گئے۔ مولوی قمر الدین صاحب کی تقریر اتحاد بین المسلمین کی تحریک پر تھی۔ شیخ عبدالحق صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق دلچسپ اور عام فہم پیرایہ میں تقریر فرمائی۔

جلسہ کے پہلے دن غیر احمدی جلسہ والوں کے منتظمین کے پاس ہمارا ایک برگزیدہ اصحاب کا وفد اس غرض سے گیا۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ نازک حالت اور دشمنوں کے حملوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جبکہ مسلمانوں کو متحد ہونے کی سخت ضرورت ہے۔ کم از کم اس سال اختلافی مسائل کو پروگرام میں شامل نہ کیا جائے۔ لیکن ہم غیر احمدی صاحبوں کی انجمن تبلیغ الاسلام کے اراکین پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ انہوں نے اسلام کے فوائد کو اپنی ذاتی اغراض پر قربان کرتے ہوئے اپنے پروگرام کو تبدیل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ان کے مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بیہودہ سرائی کر کے احمدی اور غیر احمدی کے درمیان خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے۔

شیخ احمد الدین۔ اٹھوال ضلع گورداسپور۔

لالہ موسیٰ میں جلسہ

۳۰ جون لالہ موسیٰ میں مولوی اللہ دتا صاحب کا لیکچر ایک گھنٹہ تک ہوا۔ پریذیڈنٹ خان بہادر چوہدری فضل علی صاحب آنریری مجسٹریٹ تھے۔ تبلیغ اسلام۔ اتحاد فرقہ ہائے اسلام۔ چھوت چھات کی پابندی کو بیان کیا۔ پبلک نے لیکچر بہت پسند کیا۔ مسلمانوں میں خود حفاظتی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔

باہمی مباحثہ سے پرہیز

۱۰ جولائی کو موضع بھگو ضلع سیالکوٹ میں ایک غیر احمدی مولوی کی انگیخت پر مباحثہ قرار پایا۔ حسب ارشاد ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے حکم سے مولوی اللہ دتا صاحب ۷ جولائی شام کو وہاں پہنچ گئے۔ مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل بھی ان کے ساتھ تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے منشاء کے ماتحت ہمارے مبلغ عزم کر چکے تھے۔ کہ حتی الامکان مباحثہ کو بند کرنے کی کوشش کریں گے۔ رات کو سب انسپکٹر صاحب علاقہ بھی تشریف لائے۔ انہوں نے کہا احکام بالا سے ماہ محرم میں مباحثہ کو بند کر دیا گیا ہے لہٰذا فریقین اس وقت مباحثہ نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد اگر مباحثہ کرنا چاہیں۔ تو تاریخ مقرر کر لی جائے۔ اس پر وہاں کے مقامی مسلمانوں کو حالات کی نزاکت سے آگاہ کیا گیا۔ اور ہمارے مبلغین نے کہا۔ کہ اگر آپ لوگ مجبور کریں گے۔ تو ہم مباحثہ بھی کریں گے مگر پہلے آپ ہم کو ایک تحریر اس مضمون کی دیدیں۔ کہ ہم ان حالات میں بھی مباحثہ کے لئے چیلنج دیتے ہیں۔ تاکہ پبلک میں ذمہ داری آپ پر ہو۔ تھانہ دار صاحب نے بھی کہا۔ کہ میں بلحاظ ایک سُنی ہونے کے فریقین کو یہی مشورہ دوں گا۔ کہ موجودہ حالات میں آپس کے مباحثہ کی طرح نہ ڈالیں۔ اس پر غیر احمدی اصحاب بلکہ خود مولوی صاحب نے ایک تحریر لکھدی۔ کہ ہم فریقین سمجھوتہ کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی حالات کی نزاکت کی وجہ سے آپس میں مباحثات کا سلسلہ شروع نہ کریں گے اس صلحنامہ پر علاقہ کے سب سمجھدار لوگ بہت خوش ہوئے اور ان کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ غیر احمدی اصحاب خود پہلے ہی یہ تحریک کر رہے تھے۔ الحمد للہ کہ حضرت اقدس کا ارشاد پورا ہوا۔

چونڈہ میں لیکچر

۲ جولائی چونڈہ میں مولوی اللہ دتا صاحب کا لیکچر حالات حاضرہ اور اتحاد بین المسلمین پر ہوا۔ پریذیڈنٹ شیخ فضل کریم صاحب غیر احمدی نے مسلمانوں کو آخر میں تلقین کی۔ کہ ان نصائح پر ضرور عمل کرو۔ بغیر اسکے تم زندہ نہیں رہ سکتے۔

شہر سیالکوٹ میں جلسہ

۳ جولائی کو انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کے زیر انتظام جلسہ ہوا پہلے مولوی عبدالغفور صاحب نے "عالمگیر مذہب" پر تقریر کی۔ ان کے بعد حالات حاضرہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ پر مولوی اللہ دتا صاحب کا لیکچر ہوا سامعین کافی تعداد میں آئے۔ لیکچر بہت پسند کئے گئے۔ لوگوں نے احمدی مبلغین سے اور ٹھہرنے کی درخواست کی۔ مگر دوسری جگہ لیکچروں کے لئے وقت مقرر تھے۔ اس لئے مولوی اللہ دتا صاحب جہلم چلے گئے

قاتل پکڑے گئے

گذشتہ پرچہ میں دو احمدی بچوں کے قتل کا جو واقعہ درج کیا گیا ہے اسکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ملزم گرفتار ہو گئے ہیں جنہوں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ چوہدری باغ دین نائب ذیلدار سردار بھگونت سنگھ ہیڈ کنسٹبل اور چوہدری خورشید احمد صاحب انسپکٹر پولیس نے بڑی تندہی سے تفتیش کی۔

بیت اللہ میں احباب کیلئے دعا

جن احباب نے مجھے دعا کے لئے تحریر فرمایا ہے میں ان سب کو بذریعہ الفضل اطلاع دیتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ العزیز میں ان سب کے لئے بیت اللہ میں اور دوسرے مقامات متبرکہ میں دعا کروں گا۔ بلکہ میں نے التزاماً دعا شروع کر دی ہے۔ دعا کے ان خطوط نے میرے ایمان میں ایک گونہ ترقی اور بصیرت بخشی ہے۔ میں ان میں سے بعض کی دعاؤں کا ذکر عنقریب کروں گا۔ کہ اس سے افراد جماعت کی خواہشوں اور تمناؤں کا پتہ ملتا ہے۔ اور یہ تمنائیں بتاتی ہیں۔ کہ وہ سلسلہ کے لئے کس قدر محبت اور عشق اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ اس کی کامیابی کے لئے کیا کیا جوش ان کے اندر موجود ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ ان کی محبت کا درجہ کس قدر بلند ہے۔

ایک احمدی خاتون نے بھی مجھے دعا کیلئے لکھا ہے میں ناظرین الفضل سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ازراہ کرم دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو قبول فرمائے۔

میں احمدی حاجیوں کے قافلے میں یہ تحریک کرنے والا ہوں۔ کہ ہم سب کے سب ملکر بھی بعض اوقات دعاؤں کے لئے مخصوص کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں ملکر دعا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس پر بھی عمل ہو جائے گا۔ اور ملکر دعا کرنے میں اور بھی خاص اثر ہوتا ہے۔ غرض احباب دعا کریں۔ کہ مولا کریم ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین۔ عرفانی از جدہ ۳ جون ۱۹۲۷ء

ایک ہمدرد اسلام کا خط

ایک صاحب نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں۔ مری سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی خدمت میں ذیل کا عریضہ بھیجا ہے ان کی خواہش کے مطابق الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔

مخدومی و مکرمی جناب امام المسلمین! السلام علیکم۔ ۔۔۔ جناب والا کی حمیت اسلامی جذبہ ایثار اور خدمت اسلام خالصاً لوجہ اللہ بالخصوص اور مبائعین یا ممکین کی اخوت اسلامی بالعموم مؤثر اور میری طبیعت سلیم متاثر ثابت ہوئی حقیقتاً آپ اور آپ کے احمدی صحابہ نے ارشاد خداوندی اشداء علی الکفار رحماء بینھم کو جامہ پہنا دیا ہے۔ جناب کا "قیمتی مشورہ" بنظر تعمق دیکھا حقائق ثابتہ و ناطقہ نے خراج تحسین وصول کیا میں اگرچہ غیر احمدی ہوں لیکن بایں ہمہ آپکے ارشادات گرامی کی تعریف و توصیف و تعمیل سے مفر نہیں۔

احقر العباد ثناء اللہ۔ سنی بنک (کوہ مری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۲۶ء

مسلمانوں کے اتحاد میں آریوں کی رخنہ اندازیاں

مسلمان ہوشیار رہیں

اگرچہ دشمنان اسلام کے مقابلہ کے لئے اس وقت مسلمانوں کو جیسے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے - اس کا عشر عشیر بھی ان میں نہیں پایا جاتا - اور مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ ابھی اتحاد کی اہمیت اور ضرورت کو نہیں سمجھ سکا - لیکن اس کے متعلق جو خوشگوار ہوا چلنی شروع ہو گئی ہے - اور ہر طرف سے اس کی ضرورت کا احساس نمایاں ہو رہا ہے - اسی کو دیکھ کر آریوں میں ایک ہلچل مچ گئی ہے - اور انہوں نے بے تاب ہو کر اس غرض کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دئے ہیں کہ مسلمان مخالفین اسلام کے مقابلہ میں متحد نہ ہو سکیں - بلکہ آپس میں ہی سر پھٹول کرتے رہیں - تا اسلام کے دشمنوں کو اسلام کے مٹانے اور مسلمانوں کو برباد کرنے کا موقع میسر آ جائے -

اس مقصد اور مدعا کے لئے آریہ اور ہندو اخبارات نے جو طوفان بے تمیزی برپا کرنا شروع کیا ہے - اور جیسا کہ آثار اور علامات سے ظاہر ہوتا ہے - اس طوفان میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے گا - اس میں مسلمانوں کے لئے جہاں بہت کچھ خطرات اور نقصانات کا اندیشہ ہے - وہاں ان کے لئے بہت بڑا سبق بھی ہے - خطرات تو اس لحاظ سے کہ اگر مسلمان آریوں وغیرہ کی دراندازیوں اور دھوکہ دہیوں کے جال میں پھنس کر اتحاد کے خلاف کوئی فعل کیا یا اس میں سرگرمی سے شریک نہ ہوئے - تو ہلاکت کا اژدہا ان کے لئے منہ کھولے کھڑا ہے - جس سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا - اور سبق اس طرح کہ مسلمان اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ ابھی سے جبکہ اتحاد و اتفاق کی صرف تحریک ہی ہو رہی ہے - اور یہ تحریک ابھی تمام مسلمانوں کے کانوں تک نہیں پہنچی - آریوں کے خون خشک ہونے شروع ہو گئے ہیں - اور انہیں اپنی فکر پڑ گئی ہے - تو جب تمام مسلمان حقیقی طور پر مخالفین کے مقابلہ میں متحد ہو کر کھڑے ہو جائیں - اور اپنے داخلی اختلافات کو بیرونی دشمنوں کے مقابلہ کے وقت کچھ وقعت نہ دیں - تو پھر ان میں کس قدر طاقت اور قوت پیدا ہو سکتی ہے - اور کس شان کے ساتھ وہ دشمنان اسلام کو شکست فاش دے سکتے ہیں -

چونکہ آریہ سمجھتے ہیں - اور خوب اچھی طرح سالہا سال کے تجربہ سے جانتے ہیں - کہ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے - جو آریہ سماج کے رگ و ریشہ سے خوب اچھی طرح واقف ہے - اور اس باعث کے مقابلہ میں آریوں کے لئے شکست یقینی ہے - اس لئے ان کی ساری کوشش یہ ہے - کہ احمدیوں کے ساتھ مسلمانوں کو متحد نہ ہونے دیں - یا احمدیوں کو ان سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کریں - چنانچہ اس غرض کے لئے انہوں نے جو شرارت شروع کی ہے - وہ یہ ہے - کہ عام مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کر رہے ہیں - اور احمدیوں کو دوسرے مسلمانوں سے متنفر کرنے کی سعی میں لگے ہوئے ہیں - احمدیوں کو تو وہ سختیاں یاد دلا رہے ہیں - جو ان پر مسلمانوں کی طرف سے کی گئیں - خاص کر کابل کے دردناک واقعات اور ان کے متعلق مسلمانان ہند کے رویہ کو خیالی افسانوں کے لباس میں پیش کر رہے ہیں - چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۱۰ر جولائی) نے "شنگسار شدہ احمدی کا پیغام ظفر علی کے نام" جو مضمون شائع کیا ہے - وہ اسی قسم کا ہے - اور دوسرے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے یہ کہہ رہے ہیں - کہ احمدیوں نے تمام مسلمانوں کو اپنے قابو میں کر لیا ہے - اور اس طرح احمدی فرقہ وارانہ فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں - چنانچہ آریہ اخبار "پرکاش" ۴ر جولائی نے "موجودہ ایجی ٹیشن اور احمدی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھکر اس میں یہی رونا رویا ہے - اور احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے ہر قسم کے جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے کے علاوہ اپنے آپ کو اسلام کا خیر خواہ بھی ظاہر کیا ہے - چنانچہ لکھا ہے -

"آج احمدیت کی وہ گستاخیاں جو اس نئے دشمن اسلام مذہب نے اسلام کے خلاف کیں - اور تو اور جمعیتہ العلماء کے ملوانوں کے دلوں سے بھی محو ہو گئی ہیں"

خدا کی شان "رنگیلا رسول" کی سی ناپاک اور گندی کتاب شائع کرنے والے کا دست راست اور "پرتاپ" ایسے گندہ دہن اخبار کا سگا بھائی جو پے در پے اور بار بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف سخت ناپاک الفاظ لکھ رہا ہے - اور جو اپنی ہر اشاعت میں اسلام کے خلاف نہایت گندے مضامین شائع کرتا رہتا ہے - وہ جماعت احمدیہ کو "دشمن اسلام" بتا رہا ہے - اور بڑا ہمدرد اور خیر خواہ بن کر "جمعیتہ العلماء" والوں کو جماعت احمدیہ کی اسلام کے خلاف گستاخیاں یاد دلا رہا ہے

کوئی اس سے پوچھے - تم جو کہ خود بدترین دشمن اسلام ہو - اور اپنی ناپاک دشمنی کا ثبوت آئے دن دیتے رہتے ہو - تمہیں اسلام کے خلاف گستاخیاں یاد دلانے کی کیا ضرورت ہے - اور کیوں نہ تمہیں ہندی کی اس مثل کا مصداق سمجھا جائے - کہ جو ماں سے زیادہ چاہے پھپھے کٹنی کہلائے - تم نے محض فتنہ و شرارت کی نیت سے احمدیوں کو اسلام کی گستاخیاں کرنے والا قرار دیا ہے - تا کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالو - ورنہ تمہارا منہ نہیں ہے - کہ ایسی بات نکالو - اور یاد رکھو تمہاری اس قسم کی فتنہ انگیزی مسلمانوں کے اتحاد کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیگی - بلکہ ان پر متحد ہونے کی اور زیادہ ضرورت واضح کر دے گی - کیونکہ جب انہیں یہ معلوم ہو گا - کہ بدترین دشمن اسلام کی خیر خواہی کا دم بھر کر مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنا چاہتے ہیں - تو انہیں یقین ہو جائے گا - کہ مسلمانوں کے اتحاد میں دشمنان اسلام کو اپنی موت نظر آ رہی ہے - اسی وجہ سے وہ اسے توڑنے کے لئے اسلام کی خیر خواہی کا غلاف اوڑھ کر سامنے آ رہے ہیں - حالانکہ اسلام کے نام تک سے انہیں اس قدر نفرت ہے - کہ اسے سننا بھی گوارا نہیں کر سکتے - پس آریوں کی یہ چال انشاء اللہ ہرگز کارگر نہ ہو گی - اور مسلمان اتحاد کے متعلق پہلے سے بھی زیادہ ہوشیار ہو جائیں گے -

کہتے ہیں - دروغ گو را حافظہ نباشد - اس مثل کی صداقت جس صفائی کے ساتھ مذکورہ بالا آریہ اخبار نے پیش کی ہے - وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے - یہی اخبار جو ابھی جماعت احمدیہ کو اسلام کے خلاف گستاخیاں کرنے کا مجرم قرار دے رہا

تھا۔ اسی مضمون میں یہ سطور بھی لکھتا ہے:۔

"اپنی چال کے کارگر ہونے پر احمدی خوب اترا رہے ہیں لیکن وہ اس کارگری کا خاتمہ یہاں تک ہی نہیں کرنا چاہتے۔ وہ ہندوستان میں اسلام کی برتری چاہتے ہیں۔ انہیں ہندوؤں کا اپنے ہی ملک میں بھی رہنا گوارا نہیں۔ ان کی کوئی کوشش ہے۔ تو یہ کہ ہندو ہندوستان میں رہیں تو مسلمان بن کر یا ان کے رحم پر"

"پرکاش" نے یہ جو کچھ لکھا۔ اس کے حرف حرف سے ہمیں اتفاق ہے۔ یہ سب صحیح ہے۔ مگر ہم ہندوستان میں اسلام کی برتری دلائل اور براہین کے ذریعہ چاہتے ہیں۔ اور ہندوؤں کو اسلام کی خوبیوں کا قائل کر کے مسلمان بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ کہ آریوں کی طرح شدھی کے پردہ میں فتنہ و فساد برپا کر کے۔

تو پھر آپ نے طرز عمل کی تشریح میں چند الفاظ کہے۔ "پرکاش" کے مندرجہ بالا اقتباس میں قابل غور بات یہ ہے۔ کہ خود اسے تسلیم کرنا پڑا کہ احمدیوں کی سوائے اس کے کوئی غرض نہیں ہے۔ کہ وہ "ہندوستان میں اسلام کی برتری چاہتے ہیں"۔ اور "ان کی کوئی کوشش ہے۔ تو یہ کہ ہندو ہندوستان میں رہیں۔ تو مسلمان بن کر"۔ اب کونسا مسلمان ہوگا۔ جو احمدیوں کے ساتھ مل کر اس "غرض" اور "کوشش" کو کامیاب بنانا اپنا فرض نہ سمجھے۔ اگر آریوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے لالچوں اور ترغیبوں۔ ڈراووں اور دھمکیوں سے بیچارے جاہل اور ناواقف غریب اور نادار مسلمانوں کو مرتد کر کے ہندو بنالیں۔ اور ایک طرح کی جبریہ شدھی سے مسلمانوں کو مٹا کر شدھ کرلیں۔ تو کیوں مسلمانوں کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ صداقت اور حقانیت کے زور سے دلائل اور براہین کے ذریعہ غیر مذاہب کے لوگوں کو مسلمان بنائیں۔ اور کیوں جماعت احمدیہ جس نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ تہیہ کیا ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی برتری ہو۔ اور یہاں تمام لوگ مسلمان بن کر رہیں۔ اس کے ساتھ تمام مسلمان مل کر متحدہ اور متفقہ کوشش نہ کریں۔ آریوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے مشترکہ دشمنوں کے مقابلہ میں اتحاد اور اتفاق کے ساتھ کام نہ کرنے کی وجہ سے اس وقت تک جو نقصان عظیم اٹھایا ہے۔ وہی ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اور اب وہ اس میں اور اضافہ نہیں ہونے دینا چاہتے۔ وہ انشاء اللہ متحدہ اور متفقہ طور پر اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کریں گے۔ اور یہ بات جو آریوں کیلئے سب سے زیادہ گراں اور ان کے چین و آرام کو چھین لینے والی ہے۔ کہ احمدی ہندوستان میں اسلام کی برتری چاہتے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہے کہ ہندوستان کے تمام باشندے مسلمان ہو جائیں۔ اس کیلئے تمام مسلمان ہر قسم کی قربانی کریں گے۔

مصروفیت اور انہماک کی بے نظیر مثال

مسلمان اگر چشم بصیرت رکھتے ہیں۔ تو دیکھیں۔ کہ وہ قومیں جو عروج اور ترقی کے بام پر پہنچی ہوئی ہیں۔ ان کے بڑے سے بڑے افراد اپنے اوقات اپنی قوم کی بہتری اور بھلائی کیلئے کس طرح صرف کرتے ہیں۔ اور باوجود عیش و عشرت اور آرام و آرائش کے سامان بافراط رکھنے کے قوم اور ملک کی خاطر کس قدر محنت اور مشقت برداشت کرتے ہیں۔

اٹلی کے مختار کل مسولینی کے متعلق ولایت کا ایک اخبار لکھتا ہے۔

"مسولینی کی خانگی زندگی بھی عجیب و غریب ہے۔ اسے اپنی بیوی اور بچوں سے محبت ہے۔ لیکن اٹلی کی محبت بیوی اور بچوں کی محبت پر اس قدر غالب ہے۔ کہ وہ مہینوں اپنے گھر کی دہلیز پر قدم نہیں رکھتا۔ بیوی اور بچے ایک خوبصورت مکان میں رہتے ہیں۔ جو شہر روما کی بیرونی حد پر واقع ہے۔ لیکن کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں۔ کہ باوجود بیوی کا خاوند اور بچوں کا باپ ہونے کے وہ ان سے محض اٹلی کی خاطر ایک سرکاری مکان میں تنہائی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ گویا مسولینی ایک قیدی ہے۔ جس نے اپنے ملک اور اپنی قوم کے مستقبل کو درخشاں بنانے کے لئے اپنے پاؤں میں خود بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ مسولینی کی بیوی کو بدقسمت خیال کرتے ہوں۔ کیا اس عورت کی زندگی قابل رحم نہیں ہے۔ جسے تنہائی کی زندگی بسر کرنی پڑے۔ اور جو کھانے سے کوئی سروکار نہ رکھے۔ مگر مسولینی کی طرح اس کی بیوی بھی ایک خاص کیریکٹر کی عورت ہے۔ جب مسولینی نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ عورت اپنے گھر ہی میں بھلی معلوم ہوتی ہے۔ تو اس نے بھی گھر کی چار دیواری کو اپنی دنیا سمجھ لیا۔ اس نے اپنا پورا وقت مسولینی کی ہدایت کے مطابق اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ ایک بیٹی اور دو بیٹے مسولینی کے گھر کی رونق ہیں۔ بچے بھی ہر وقت اپنی ماں کے پاس رہتے ہیں۔ وہ کبھی چیگی پیلس (مسولینی کے سرکاری محل) کا رخ نہیں کرتے۔ اور نہ کسی بہانہ سے انہیں وہاں جانے کی اجازت ہے۔ ایک چیز البتہ مسولینی اور اس کی خانگی زندگی کے تعلق کو منقطع ہونے نہیں دیتی۔ اور وہ ٹیلیفون ہے۔ شفق کے نمودار ہوتے ہی ٹیلیفون سے اپنی بیوی کو بلاتا ہے۔ پھر بیٹی کو اور اس کے بعد بیٹوں کو۔

سال بھر میں صرف کرسمس کی تقریب پر یا موسم گرما میں دو تین مرتبہ وہ چند دن کے لئے گھر جاتا ہے۔ اور خانگی زندگی کے لطف سے بہرہ اندوز ہوتا ہے۔ کبھی کبھی وہ ہجوم سے دور بیوی بچوں کے ساتھ ایک معمولی انسان کی طرح اطمینان کے ساتھ وقت گزارتا ہے۔ بچوں کے ساتھ وہ اسکول کے ایک بڑے لڑکے کی طرح بڑی بے تکلفی سے کھیلتا اور باتیں کرتا ہے۔ وہ اپنی بیوی سے بھی خانہ داری اور بچوں کی پرورش کے متعلق گھنٹوں باتیں کرتا رہتا ہے مگر سیاسی معاملات یا اٹلی کے مستقبل کے متعلق ایسے موقعہ پر ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتا۔"

ایک وقت تھا۔ کہ مسلمانوں کے تمام چھوٹے بڑے اس سے بھی بڑھ کر اسلام کی اشاعت اور مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے مصروف رہتے تھے۔ گھر بار بیوی بچے تو الگ رہے۔ انہیں اپنے تن بدن کی بھی ہوش نہ ہوتی تھی۔ آج بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ ہمارے موجودہ امام جن کے لئے آنکھ کی تکلیف اور جلا دینے والی گرمی میں جبکہ دماغی کام کیلئے پنکھے کا بھی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اور اس کیلئے نوٹس بورڈ پر اعلان لکھ کر آدمی تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نہ صرف سارا سارا دن بلکہ راتیں بھی بہت بڑا حصہ خدمت اسلام میں صرف فرما رہے ہیں۔ حضور کی جسمانی حالت بہت کمزور ہے۔ بار بار بیماری کے حملے ہوتے ہیں۔ سر درد اور غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ لیکن جب ذرا افاقہ ہوتا ہے مصروفیت کا پھر وہی عالم ہوتا ہے۔

ایسی مصروفیت اور مشغولیت کی کسی اور سے توقع ہی نہیں رکھتے۔ لیکن خدا کے فضل سے ہماری جماعت کے بہت سے احباب بھی جس سرگرمی اور تندہی سے خدمات دین میں مصروف رہتے ہیں وہ قابل فخر ہے۔ کاش سب مسلمانوں میں اسلام کے لئے یہی جذبہ اور ایسا ہی جوش پیدا ہو جائے۔

ہندوستان کے قدیم باشندوں میں بیداری

آریہ مسلمانوں پر یہ اتہام لگاتے ہوئے نہیں جھجکتے۔ کہ انہوں نے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا۔ اور ان پر ظلم کئے لیکن خود انہوں نے ہندوستان کے اصلی باشندوں کے ساتھ جو سلوک کئے۔ اور جو جو مظالم توڑے آج بھی ان کی سرخی ہندوؤں کے دامن پر جھلک رہی ہے۔ اور جگہ بجگہ اس کی نمائش ہو رہی ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار تیج لکھتا ہے:۔

"یوپی میں آدی ہندو کی اچھوتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کی تحریک [illegible] اب پنجاب میں بھی آگئی ہے۔ اس تحریک کے کارکن شودر اندولن [illegible] ابھی ۱۱ سے ۱۳ جون تک مگووال ضلع ہوشیار پور میں چماروں کا بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ جس کے صدر بابو منگو رام [illegible] آپ بھی اسی برادری میں سے ہیں۔ غرض جلسہ صرف یہ تھی کہ اچھوتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کیا جاوے۔ مردم شماری میں اپنا نام آدی قوم درج کرایا جاوے۔ کونسلوں میں علیحدہ حقوق کا مطالبہ کیا جائے۔ کہ ہم ہندوستان کے اصلی باشندے ہیں۔ ہندو آریہ حملہ آور ہیں۔ انہوں نے باہر سے حملہ کر کے ہمکو تباہ کر دیا۔ ہمکو غلام بنالیا ہے۔ ہمارا نام شودر رکھا ہے۔ ہم پر ظلم کئے ہیں۔ ہماری آزادی چھین

لی ہی ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں۔ ہم ہندوؤں کے ساتھ رہ کر ترقی نہیں کر سکتے۔ وید شاستر اور رامائن پڑھانے والے کیوں تیار ہو گئے ہیں۔ تحریک شدھی کی مخالفت کرو۔"

اس قسم کے جلسے کئی مقامات پر ہو چکے ہیں جن سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کے قدیم باشندوں کو جو بہ حدود از گے ہندوؤں کے مظالم نے بیدار کر دیا ہے۔ اور وہ اب غصب شدہ حقوق حاصل کئے بغیر دم نہ لینگے فی الواقعہ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ کہ قدیم باشندوں کو جن کی آبادی کئی کروڑ ہے۔ ہندو قرار دیکر ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ جو صدیوں سے ان کے حقوق غصب کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھے ہوئے ہیں۔ اب جبکہ آد ہندو بیدار ہو چکے ہیں۔ اور ہندوؤں سے بالکل علیحدہ رہکر اپنے حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں تو گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرے

آریوں پر جماعت احمدیہ کا جو خوف طاری ہے۔ اسی کا کرشمہ ہے کہ ان لوگوں کی بیداری اور حقوق طلبی میں بھی آریوں کو احمدیوں کا ہاتھ نظر آرہا ہے۔ چنانچہ اوپر جلسہ کے جو حالات درج کئے ہیں۔ وہ لکھنے کے بعد اخبار تیج (۲۹ر جون) رقمطراز ہے:-

"بعض کا خیال ہے۔ کہ شودر انند بھی احمدی جماعت کا ایجنٹ ہے۔ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ اچھوت شدھ ہو کر ہندو ہی نہ رہیں"

مگر سوامی شودر انند کو احمدیوں کا ایجنٹ بننے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ تو اپنی قوم کی ذلت اور نکبت کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہندوؤں کے ہاتھوں اسے پہنچ رہی ہے۔ اور ایک حد تک وہ اپنی قوم کو بیدار کر چکے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ وہ آریوں کے طعنوں کی کوئی پرواہ نہ کرینگے اور اپنا کام سرگرمی کے ساتھ کئے جائیں گے۔ ہر اس انسان کی ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔ جو انسانیت کا قدردان ہے۔

مسلمانوں کی انتہا درجہ کی بے بسی

ہندو اپنی کینہ توزی کی پیاس مسلمانوں کے خون سے جس طرح بجھا رہے ہیں۔ اس کا یہ ایک ادنیٰ طریق ہے کہ ہندو کارخانہ دار مسلمان ملازموں کو صرف اس لئے برطرف کر رہے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔ چنانچہ مسٹر سوہن لعل مالک فرم رائے بہادر گلاب سنگھ اینڈ سنز کے متعلق شائع ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے مطبع کے ستائیس مسلمان ملازموں کو نوکری سے برطرف کر دیا ہے۔ یہی حال دوسرے ہندو مالکوں کا ہے۔ وہ اپنے بیس بیس سال کے پرانے مسلمان ملازموں کو ملازمت سے جواب دے رہے ہیں۔ غرض ہندو ہر طریق سے مسلمانوں کو بھوکا مارنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کوئی ہندو کسی مسلمان سے ایک پیسہ کی چیز خریدنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں میں اتنی بھی جرأت نہیں۔ کہ ہندوؤں کی بجائے مسلمانوں سے اشیاء خریدنے کی نصیحت کو سن ہی سکیں۔ چنانچہ اسی اخبار میں ضلع جھنگ کے جو حالات درج ہیں۔ ان سے اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ ہمارے ایک مبلغ نے جب مسلمانوں کے ایک جلسہ عام میں مسلمانوں کو یہ تحریک کی۔ کہ وہ مسلمان دوکانداروں سے اشیاء خریدا کریں۔ تو کئی لوگ یہ سننے کی بھی تاب نہ لا سکے۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔ تا کہ ان کے ہندو دوکاندار ان سے ناراض ہو کر ان کا جینا محال نہ کر دیں۔

جو قوم ایک دوسری قوم کے ہاتھوں جوا سے اپنی دولت کے زور سے بالکل مٹا دینا چاہتی ہے۔ اس درجہ مجبور ہو۔ اسے بیدار کرنے کے لئے بہت ہی بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت ہے اور درد مند مسلمانوں کو اس کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہئیے

اچھوت اقوام پر ہندوؤں کے مظالم

آریوں کو ہندوستان کے قدیم باشندوں کی بیداری اور ہندوؤں کے مظالم کے خلاف چیخ و پکار کرنے میں احمدیہ جماعت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ لیکن در اصل اس میں ان کے اپنے ہی ہاتھ کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے ہاتھوں جو مظالم ان اقوام کو اٹھانے پڑتے ہیں۔ وہ اس قدر تیخ و ترش ہیں۔ کہ مدہوش سے مدہوش لوگوں کو بھی ہوش میں لانے کے لئے کافی ہیں۔ ملاحظہ ہوں ذیل کے حالات جو ملاپ ۲۳ر جون میں شائع ہوئے ہیں:-

"زنان راجستھان کو معلوم ہوا ہے۔ کہ دیپالپور۔ اجین اندور اور گوالیار میں اچھوتوں پر جو بلائیں کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اعلیٰ جاتیوں کے لوگوں کی طرف سے بہت ظلم کئے جاتے ہیں ان لوگوں سے بیگار بری طرح لی جاتی ہے۔ ان لوگوں کو کنوؤں سے پانی لینے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ ان کے مکانات جلا دئیے جاتے ہیں۔ اور ان پر طرح طرح کے ظلم توڑے جاتے ہیں۔ جو بیگار ان سے لی جاتی ہے۔ یہ بہت ہی وحشیانہ ہوتی ہے۔ ہولی کے موقعہ پر اچھوت جاتی کی عورتوں کی آنکھیں بند کر کے انہیں گاؤں کے گرد گھمایا جاتا ہے۔ اعلیٰ جاتیوں کے لوگ ان پر کوڑا کرکٹ اور گند کی پھینکتے ہیں۔ یہ عورتیں چلاتی ہیں۔ مگر تماشائی ہنستے اور قہقہے لگاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ عورتیں بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہیں۔ بلائیوں نے کئی گاؤں خالی کر دیئے ہیں۔ اور حکومت سے فریاد بھی کی ہے"

ان دردناک حالات کو پڑھ کر کونسا انسان ہوگا۔ جسے بیچاری قدیم اقوام ہند سے ہمدردی نہ ہوگی۔ اور ان کے ان حالات سے نکلنے کی کوششوں میں حتی الامکان مدد نہ دے گا۔

رسول کریمؐ کے محامد ایک عیسائی کی زبان سے

آج کل آریہ جس دریدہ دہنی اور بد تہذیبی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف بکواس کر رہے ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ گو اس فتنہ انگیزی نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے دلوں کو زخمی اور سینوں کو چھلنی کر دیا ہے۔ اور ایک کہرام مچا ہوا ہے۔ مگر آریہ اپنی دل آزار حرکتوں سے باز نہیں آتے حالانکہ جس مقدس انسان کے خلاف وہ بیہودہ سرائی کر رہے ہیں۔ وہ ایسی مجموعہ کمالات ذات ہے۔ کہ جس قدر غیر مذاہب کے اہل علم لوگوں نے اس کے محامد اور محاسن کا اعتراف کیا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کے پردہ پر نہیں ملتی۔ حال میں فلسطین کے ایک اخبار نے جس کا نام "الکرمل" ہے۔ اور جس کا ایڈیٹر عیسائی ہے۔ اسلام کی تہذیب و تمدن کی برتری کا موجودہ تہذیب و تمدن سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"اس عربی نبی کریمؐ کے مبلغین جب یورپ کے ممالک میں گئے۔ تو انہوں نے وہاں علوم، اخلاق اور تہذیب و تمدن کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اس امر سے یورپ کے علماء بھی انکار نہیں کرتے۔ کہ روما کے بعض مقدس پادریوں اور پاپاؤں اور عالموں اور فاضلوں نے علوم کو اس نبی عربیؐ کے خدام کی مساجد اور مدارس سے جو اندلس میں تھے حاصل کیا تھا۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ عرب کی تہذیب یورپ کی تہذیب پر فضیلت رکھتی ہے۔

اس لئے ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ اسلامی علوم اور تمدن و تہذیب یورپ کے پادریوں کی تعلیم کے لئے راہ نما بن جائیں۔

جب حضرت محمدؐ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور عبادت اللہ کے لئے آئے۔ اور دین اسلام کا شعار بھی یہی امور ہیں۔ تو پھر تم لوگ کس طرح حضرت محمدؐ کی رسالت کا انکار کرتے ہو۔ اور حضرت مسیحؑ اور انجیل کے خلاف جاتے ہو۔ کیا تم حضرت مسیحؑ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔ اور کیا تم لوگ خدا سے زیادہ بندوں پر رحم کرنے والے ہو۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضرت محمدؐ خدا کے رسول نہ تھے۔ تو کیا تم ہمیں بتا سکتے ہو۔ کہ خدا نے کس طرح کروڑہا لوگوں کو جو دین اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ گمراہ کرنے کی انہیں اجازت دیدی خدا کے لئے ہمیں اس قسم کی باطل پرستی سے معاف رکھو۔

ہم مشرق کے نصاریٰ اس نبی عربیؐ کو اپنا سید اور سردار سمجھتے ہیں۔ اور ان کی عظیم الشان ہدایت اور تعلیم اتحاد و اتفاق کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"

دشمنان بد اندیش ان الفاظ کو آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ اور دیکھیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات حسنہ کا کس بلند آہنگی سے اعتراف کیا جا رہا ہے۔ اور نہ صرف آپ کے بلکہ آپ کے ادنیٰ ترین غلاموں کے احسانوں کے نیچے دنیا کس طرح دبی ہوئی ہے۔ ایسے وجود باجود کے خلاف زبان چلانا اپنی بد فطرتی کا ثبوت مہیا کرنا ہے۔ اس سے جس قدر جلد ممکن ہو۔ انہیں باز آنا چاہیئے۔ اور انسانیت کے نام پر اپنے شرمناک طریق عمل سے دھبہ نہیں لگانا چاہئے۔

صیغہ ترقی اسلام کی مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوششیں

موجودہ خطرناک حالات میں جماعت احمدیہ کے آنریری اور مقررہ مبلغ تن دہی اور سرگرمی سے مسلمانوں کو بیدار کرنے اور حفاظت اسلام کی اہمیت ذہن نشین کرنے کے لئے جس کوشش سے کام کر رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ ان رپورٹوں سے لگ سکتا ہے۔ جو ہر طرف سے مرکز میں موصول ہو رہی ہیں۔ ذیل میں چند تازہ رپورٹوں کے اقتباس دیئے جاتے ہیں:۔

مری۔ سے ایک آنریری مبلغ لکھتے ہیں:۔

ایک بہت بڑے اجتماع میں تقسیم اشتہارات

سنی بنک میں جانے پر معلوم ہؤا۔ موضع موہڑہ میں مسلمانوں کا ایک عظیم اجتماع ہے۔ میں سوا پانچ بجے کے قریب وہاں کے لئے روانہ ہوگیا۔ موہڑہ کا راستہ بہت خراب ہے۔ دائیں اور بائیں کھڈ ہیں اور درمیانی تنگ راستہ پر درخت چیل کے پتے پڑے ہوئے جن کی وجہ سے راستہ بہت پھسلنا ہے۔ ذرا قدم ڈگمگایا یا پھسلا۔ اور کھڈ میں گرا۔ مگر میں نے اس خطرناک راستہ میں دیکھا۔ کہ بوڑھے اور ضعیف مرد اور عورتیں عقیدت اور ارادت اور اخلاص کے ساتھ جا رہے ہیں۔ ان کو دیکھ کر مجھے اپنے اخلاص کی نابیگی پر شرم آئی۔ اور اپنے بعض تن آسان اور سہل انگار دوستوں کا خیال آیا۔ جو قادیان اور بٹالہ کے درمیانی راستے کی تکلیف کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ یہاں بعض جگہ راستہ کا نشان ہی نہیں ملتا۔ اور صرف اٹکل سے یا پہاڑی لوگوں سے راستہ کا نشان معلوم کرنا پڑتا ہے۔ غرض یہ ۶ میل کا سفر میں نے کوئی ۱½ گھنٹے میں طے کیا۔ اور ۷ بجے شام کے قریب موہڑہ پہنچ گیا۔ پیر صاحب کے بڑے لڑکے جو میرے زیادہ واقف ہیں۔ راولپنڈی گئے ہوئے تھے۔ پیر صاحب کے چھوٹے لڑکے سے ملاقات ہوئی۔ ان کی عمر قریباً ۲۴ سال ہے۔ ان کو ہندوستان کے مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ہندوؤں کے ارادوں کے متعلق مفصل حالات سنائے۔ اور کہا جہاں آریہ لوگ مسلمانوں کو گمراہ کریں۔ وہاں اپنے آدمی بھیجیں۔ یا قادیان اطلاع دیں۔ نیز اپنے مریدوں سے کہیں۔ کہ وہ مسلمان دوکانداروں سے سودا خریدا کریں۔ وغیرہ وغیرہ۔ عشاء کی نماز ختم ہونے کے بعد میں نے ارادہ کیا۔ کہ میں تمام کمروں میں پھر کر لوگوں سے اپیل کروں کہ وہ ہندوؤں سے سودا خریدنا بند کر دیں۔ جب اوپر کی منزل سے نیچے پہنچا۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ جملہ مرید پیر صاحب کی نشستگاہ کے سامنے جمع ہوئے ہیں سان میں بعض نے حلقہ باندھا دو پٹھانوں نے جامی کی فارسی غزلیں پڑھنی شروع کر دیں اور حلقہ والے لوگوں نے دھمالیں ڈالنی اور غزل کے ساتھ ساتھ ایک خاص سر کے ماتحت سر ہلا ہلا کر قلب پر ضرب لگانی شروع کی۔ میں اس نظارہ کو دیکھ کر ششدر اور بے حس ہوگیا۔ کیسی معتبر اور ثقہ شکلیں تھیں جو عجیب عجیب حرکتیں کرتی تھیں۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ یہ لوگ جب اس کام سے فارغ ہونگے۔ تو انہیں پیغام دوں گا۔ مگر افسوس کہ میرا عزم اور استقلال ان کے عزم کے مقابلے میں کمزور نکلا۔ انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ اس شغل کو ساری رات جاری رکھیں گے۔ آخر میں ۲ بجے کے قریب جا کر لیٹ گیا۔ اور صبح کو اٹھکر لوگوں کو اسلام کی نازک حالت کی طرف توجہ دلائی۔ اور ضروری باتیں بتائیں۔ جن کا ان پر اثر ہؤا۔ ایک معتبر آدمی سے اشتہار چسپاں کرنے کا وعدہ لے کر وہاں سے واپس چلا آیا۔ کیونکہ دس بجے مجھے اپنے کام پر حاضر ہونا تھا۔

مسلمانوں کی تجارت اور ریزرو فنڈ

صیغہ ترقی اسلام کے ممبر بنائے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمانوں سے سودا خریدنے کی بے حد تبلیغ کی جا رہی ہے اور اس میں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تین شخص بعد گفتگو اخبار الفضل جاری کرانے پر رضامند ہوئے۔ اور تحریک ۲ لاکھ میں بھی کچھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ اور صیغہ ترقی اسلام کے ممبر بنے۔

کھاریاں ضلع گجرات کے مسلمانوں میں بیداری

کھاریاں ضلع گجرات سے چوہدری لعل خان صاحب جنرل سیکرٹری لکھتے ہیں ۳ ماہ جون میں تین اجلاس کھاریاں میں منعقد ہوئے۔ جن میں تمام فرقوں کے مسلمان شامل ہوئے۔ تقاریر کا لب لباب یہ تھا۔ کہ مسلمان۔ سچے۔ پکے باعمل مسلمان بنکر غیر مذاہب کو عمدہ نمونہ دکھلائیں۔ اور وقتی حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر جمیع مدعیان اسلام متحد ہو کر کام کریں۔ اور شدھی کا پر زور مقابلہ کریں۔ اپنی مالی حالت درست کریں۔ سودی قرضوں سے اور فضول خرچیوں سے اور پابندی رسوم سے باز رہیں۔ اور ریزرو فنڈ میں حصہ لیں۔ اس کے علاوہ اشتہار ... کیا رسول کریم کی محبت کا دعوی کرنے والے اب بھی بیدار نہ ہونگے آبادی کھاریاں میں چسپاں کئے گئے۔ لوگوں پر نہایت اچھا اثر ہؤا۔ چنانچہ یہاں پر آبادی کھاریاں میں نہایت جوش اور سرگرمی سے چھوت چھات اور تجارت کے لئے تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ انشاء اللہ بہت اچھے نتائج نکلیں گے۔

مجیٹھہ اور سری گوبندپور کے مسلمان

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سری گوبندپور سے لکھتے ہیں۔ میں مجیٹھہ میں گیا۔ تو وہاں حضرت امام جماعت احمدیہ کے اشتہارات جا بجا لگے ہوئے تھے۔ اور گفتگو کرنے پر معلوم ہؤا کہ لوگ اصلاح کے خواہاں ہیں۔ سمجھانے پر بہت بیتاب ہو رہے تھے اور ہر طرح عمل کرنے پر آمادگی ظاہر کرتے تھے۔ میں نے انہیں ایک مشترکہ کمیٹی قائم کرنے کی تحریک کرتے ہوئے دفتر ترقی اسلام قادیان سے خط و کتابت کرنے کے لئے کہا۔ اس پر وہ سب رضامند ہوگئے۔

سری گوبندپور میں تو لوگ ہندوؤں کی دستبرد سے اس قدر تنگ آگئے ہیں۔ کہ جب پرسوں میں نے چند سرگروہ لوگوں کے سامنے اس تحریک کو پیش کیا۔ تو وہ اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ انہوں نے اسی جگہ قصبہ کے چیدہ چیدہ لوگوں کا ایک خاص اجلاس کرنے کی تجویز پاس کی۔ اور مجھے کہا۔ کہ میں اس میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ جلسہ منعقد ہونے پر انشاء اللہ مفصل طور پر لوگوں کو بتاؤں گا کہ اس وقت انہیں کیا کرنا چاہیئے۔

لاٹھی رکھنے کی تاکید

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل جو ضلع سیالکوٹ میں نہایت موثر اور کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ خاکسار قادیان سے روانہ ہو کر لاہور ہوتا ہؤا بخیریت ناروال پہنچ گیا۔ رات لاہور ٹھہرا۔ عشاء کی نماز کے بعد میں نے یہ دیکھ کر کہ احمدی خالی ہاتھ مسجد میں آئے ہیں۔ ایک چھوٹا سا لیکچر دیا۔ جس میں احباب کی توجہ کو اس طرف پھیرا۔ کہ آج دنیا میں صرف احمدی جماعت ہی اپنے آقا کے احکام کی پوری بجا آوری کی مدعی ہے مگر افسوس ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ آپ لوگ خالی ہاتھ یعنی بغیر سونٹوں کے آئے ہیں۔ آپ فوراً جا کر سونٹے خرید لیں۔

چندہ کی وصولی

ناروال سے ۴۷ روپیہ سوا تین آنہ چندہ پہلے ہو چکا تھا۔ اب دوبارہ آنے پر کچھ اور وصول ہؤا۔ سوا دو سو روپیہ کے قریب میرے ذریعہ چندہ جمع ہو چکا ہے۔

قابل تعریف ایثار

ناروال میں ایک دوست خلیفہ علی محمد صاحب ایجنٹ سنگر مشین ہیں جو ایک غریب عیالدار آدمی ہیں۔ گو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جوش ان کے دل میں اس قدر بھرا ہؤا ہے کہ فی الواقع وہ اس نشہ میں ہر وقت سرشار و مخمور رہتے ہیں۔ بہت عمدہ عمدہ اور سبق آموز باتیں کرتے ہیں۔ ان کو صرف ۳۰ سے ۳۵ روپیہ ماہوار تک آمدنی ہوتی ہے۔ تین چار بچے ہیں بیوی ہے۔ مگر محبت اسلام کا یہ حال ہے۔ کہ آج صبح جب میں ان کے

پاس گیا۔ تو ایک کواڑ بند کئے کچھ گن رہے تھے۔ میں نے پوچھا کیا کر رہے ہیں۔ فرمانے لگے تمہارا کام کر رہا ہوں۔ میں پاس بیٹھ گیا۔ اندر سے نکلے تو مبلغ ۔۔ روپیہ میرے سامنے ڈھیری کر دیا۔ اور کہا لو میری طرف سے خدمت اسلام میں خرچ کر دو میں نے کہا۔ جب آپ سے مطالبہ ہوگا۔ اس وقت دیکھا جائیگا فرمانے لگے۔ نہیں۔ یہ اب میں دے چکا۔ اس وقت نامعلوم ہم زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ اور پھر نہ معلوم ہمارے پاس کچھ موجود ہو یا نہ ہو۔ اور کیا خبر کہ دلی کیفیت اس وقت کیسی ہو۔ اب تو یہ لو۔ اور اس وقت جو اللہ کو منظور ہوگا ۔ دیکھا جائیگا۔ ضرورت تو اسلام کو آج ہے اور ہم منتظر رہیں کسی اور دن کے۔ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ بس اب اس روپیہ کے متعلق میرے سامنے ذکر تک نہ کرو۔ اور کسی سے ذکر بھی نہ کرو تا کوئی میری تعریف کر کے میرے دل کی کیفیت کو بدل نہ دے میں نے کہا۔ کہ آپ غریب آدمی ہیں۔ یہی روپیہ اپنے پاس رکھیں اور جو آپ کی ضرورت سے زائد ہو۔ وہ میں لے سکتا ہوں۔ یہ بہت بڑی رقم ہے۔ آپ کو تکلیف ہوگی۔ اس کے جواب میں کہا اور ساتھ ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ کہ آج ہی تو ہم غریبوں کے خدمت کرنے کا موقع ہے۔ پھر جبکہ بڑے بڑے لوگ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ تو ہماری ان حقیر رقوم کو کون پوچھیگا خدا کے لئے مجھے خدمت کرنے سے نہ روکو۔

ان کی یہ حالت اور اخلاص دیکھکر میں نے ان سے روپیہ وصول کر لیا۔ اور جب رسید کاٹ دی۔ تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ خوشی کے مارے چمکنے لگا۔ اور بشاشت کے آثار ٹپکنے لگے۔ اور الحمد للہ رب العالمین زبان سے نکلا۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع جھنگ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

فارم کا پر کرنا مشکل نہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ٹریکٹ "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" اپنے مطالب عالیہ اور اغراض پاکیزہ اور مقاصد طیبہ کی وجہ سے ایسی چیز ہے۔ کہ کوئی سعید انسان اسے پڑھ کر اس سے اتفاق کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اہل اسلام کی ہمدردی کی ذرا سی حس بھی رکھنے والا انسان اس سے فوراً متفق ہو کر فارم پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے پس فارموں کی خانہ پری کا کام کوئی ایسا مشکل کام معلوم نہیں ہوتا۔ گو بدنظر اور متعصب طبائع کو اس سے بھی اتفاق کرنے سے تامل و تردد بلکہ انکار رہے۔

ضلع جھنگ کے مسلمانوں کی حالت

بعض لوگوں نے اس علاقہ کے رہنے والوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہاں کے لوگ بہت ہی مقروض ہیں۔ صرف ظاہرا طور پر امیر اور نواب بنے ہوئے ہیں۔ آج تک۔ طبائع کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اہل اسلام بیدار ہوں۔ شدھی سے اور چھوت چھات کے ہتھیاروں سے ہندو لوگ جو ان کے متعلق تجاویز کو میدان عمل میں لا رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی ہستی اور نیستی کا سوال ہے۔ ہندوؤں کی تجویز ہے۔ کہ اسلام کو اور اہل اسلام کو ہندوستان کی سرزمین سے مٹا دیا جائے۔ خواہ شدھی کے ذریعہ خواہ ملک بدر کرنے سے۔ جھنگ کا علاقہ خطرناک جہالت میں مبتلا ہے۔ آبائی رسوم کے سوا اور دنیوی تعیش کے سوا ان کا کوئی مقصد نہیں۔ ہاں مذہب سے اسلام اور اہل اسلام کی ہمدردی اور اس کے لئے ایثار سے سخت کورے دنیا طلبی اور حصول دنیا تک ان کی انتہائی کوشش ہے۔ بہت ہی تھوڑے ہیں۔ جن میں یہ روح ہے۔ کہ حالات حاضرہ اور موجودہ فتنہ کا انہیں علم یا اس کے لئے ان کے دل میں درد یا حس و حرکت پائی جاتی ہو

بنیوں کے دام میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی حالت

میں نے ایک تقریر کی۔ جو لوگوں نے دلچسپی سے سنی لیکن چند آدمیوں نے برا بھی منایا۔ گو انہوں نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ لیکن مجمع کے درمیان سے اٹھکر چل دیئے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ان کو قرضہ سودی جو بنیوں سے لینے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ ناگوار گذرا ہے۔ اس لئے کہ اس جگہ مسلمانوں میں سے کثیر التعداد ہندوؤں کے مقروض ہیں۔ اور قرضہ بھی دس دس بارہ بارہ ہزار اور بعض جو امیر اور نواب کہلاتے ہیں۔ وہ تو چالیس چالیس پچاس پچاس ہزار کے مقروض ہیں۔ اب ان حالات کے ماتحت وہ ہندوؤں کے پنجے سے نکل نہیں سکتے اور ڈرتے ہیں۔ کہ اگر ایسی تحریک میں وہ شامل ہو کر ذرا بھی ہندوؤں کے خلاف خیال کا اظہار کریں۔ تو ہندو لوگ ابھی قرقیوں سے اور نالشوں سے ان کا وہ حال کریں۔ کہ الامان و الحفیظ۔

مسلمان ہندو وکلاء کے پاس کیوں جاتے ہیں

اسی طرح بعض نے کہا۔ کہ مولوی صاحب آپ وکلاء کے متعلق تحریک کرتے ہیں۔ کہ مسلمان وکلاء سے مقدمات کرایا کریں۔ لیکن آپ اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے جکڑنے اور انہیں قابو کرنے کا ایسا پختہ انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ کیا مجال کہ مسلمان ہندوؤں کے سوا کسی مسلمان وکیل سے مقدمہ کرا سکیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی۔ کہ باہر دیہات کے جس قدر مقدمہ کرنے والے زمیندار مسلمان آتے ہیں۔ قصبات اور دیہات کے بنیوں سے وہ روپیہ مقدمہ کے لئے قرضہ کے طور پر طلب کرتے ہیں۔ جو کسی ہندو وکیل کے نام رقعہ لکھ دیتے ہیں۔ کہ فلاں شخص کی طرف سے جو مسلمان ہے۔ آپ پچاس یا اسی یا سو روپیہ کی رقم پر اس کے مقدمہ کے لئے پیش ہو جائیں رقم میرے ذمہ آئی۔ میں دے دونگا مسلمان اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور ہندو بنیئے سودی قرضہ اس طرح سے دیکر ایک طرف مسلمانوں کا خون پی پی کر انہیں بیجان کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمان وکلاء کے کام میں حرج اور روک ڈالتے ہیں۔ اور ہندو وکلاء کی امداد میں مشغول ہیں۔ یہ وہ حالات ہیں۔ جن کی وجہ سے سود اور وکلاء کے متعلق تحریکات کو عملی جامہ پہنانا ایک سخت مشکل امر ہے۔

بے غیرتی کی زندگی

ایسا ہی مسلمانوں کا ہندوؤں سے چھوت چھات کے مقابل ویسے ہی سلوک کو عمل میں لانا اور ان سے سودا نہ خریدنا۔ اس میں شائد کسی قدر کامیابی کی صورت رونما ہو سکتی ہے۔ لیکن اس میں بھی یہ مشکل بتائی جاتی ہے۔ کہ چونکہ ہندوؤں کا زور ہے۔ اور ان کا مقابلہ کرنا مسلمانوں کی ہمت سے باہر ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کے خوف سے وہ لرزتے ہیں۔ اور اکثر مسلمان نہایت بے حیائی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر مسلمان سب کچھ دیکھکر کچھ نہیں کر سکتے ہندوؤں سے ایسے مرعوب ہیں۔ کہ ان کی ان کے مقابلہ کے خیال سے بھی جان نکلتی ہے۔ اور بے عزتی اور ذلت کے ساتھ زندہ درگور اور مردہ بدست زندہ ہیں۔ ہندوؤں میں جرأت اور جسارت اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ وہ جو کچھ چاہیں اپنے تصرف اور اقتدار کی بات یقین کئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے اس کے برعکس بالکل حوصلے پست ہو چکے ہیں۔

اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ

مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل جو ضلع گورداسپور میں دورہ کر رہے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ بٹالہ کے اسلامیہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے گفتگو ہوئی۔ جنہوں نے سکول کے طلباء کو مسلمان دوکانداروں سے سٹیشنری کا سامان خریدنے کی ہدایت فرمائی۔ اور تمام طلباء اور سٹاف میں تقریر کرنے کے لئے ۲۰ر جون کی تاریخ مقرر کی۔ ہم مقررہ تاریخ پر پہنچ گئے۔ صبح کا وقت تھا۔ تمام طالب علم اور سٹاف حاضر تھا۔ ایک گھنٹہ کے قریب سکول کے میدان میں اتحاد پر تقریر ہوئی۔ اختتام پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے عمدہ ریمارک کئے۔ اور کہا مولوی صاحب کے قیمتی خیالات کی قدر کرو۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے طلباء میں اسلامی روح پیدا کرنے کے لئے لیکچر دیا۔ اور ہر طرح امداد فرمائی۔

کلکتہ میں لیکچر

ہنگامہ لاہور کے متعلق پوسٹرز کلکتہ اور مضافات میں جا بجا چسپاں کئے گئے۔ اور اکثر مسلمان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ و جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے معترف ہو رہے ہیں۔ منصور پور سے ایک صاحب میر احمد حسین صاحب۔ ہمارے مبلغوں کو اپنے

علاقہ ملکانہ میں تحریک شدھی کا دم واپسین

اللہ تعالےٰ نے میدان ارتداد میں جس طرح سے اسلام کی مدد فرمائی ہے۔ مسلمانوں کے لئے قابل توجہ ہے۔ اس غریب اسلام سے ناواقف اور جاہل قوم پر ہندو قوم غیر معمولی اتحاد اور اہتمام کے ساتھ حملہ آور ہوئی۔ کہ جس کی نظیر پہلے نہ اسلام وعیسائیت میں اور نہ ہی ہندوؤں میں پائی جاتی ہے۔ ایک ہزار سے زائد پرچارک ہزارہا مقامی ہندوؤں کی مدد سے یو۔ پی میں ایسے اضلاع پر ٹوٹ پڑے تھے۔ جہاں مسلمانوں کی تعداد ۸ فیصدی سے زیادہ نہیں۔ اور علاوہ اعلےٰ برادری میں شامل کرنے کے دھوکہ سے ہر اک قسم کا جبر اور تعدی۔ ادنےٰ قسم کے لالچ۔ اپنی تعداد اور حکومت میں رسوخ۔ ساہوکارہ دباؤ وغیرہ سے کام لیا گیا۔ اس ہندو تحریک میں آریہ سماج۔ سناتن دھرمی۔ سکھ اور دیوسماجی بھی شامل تھے۔ اور تمام افواج کفر کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ نے جنگ بدر کی طرح مسلمانوں کی ایک قلیل اور حقیر سی جماعت کو جس کی کل تعداد کسی وقت بھی اسّی نفوس سے زیادہ نہیں ہوئی تھی فتح دی۔ اور ہندوؤں کے گروہ در گروہ اصحاب فیل کی طرح خائب وخاسر میدان ارتداد سے واپس ہو گئے۔ لیکن اس ہندو حملہ کے بھی اثرات ابھی باقی ہیں۔ اور مقامی آریوں کی شرارت ابھی تک جاری ہے۔ جس کی روک وتھام اور ملکانوں میں حقیقی اسلامی روح اور غیرت پیدا کرنے کے لئے ابھی تک ایک درجن سے زائد احمدی مبلغ علاقہ آگرہ۔ متھرا۔ مین پوری اور ایٹہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحریک شدھی میدان ارتداد میں آہستہ آہستہ جان توڑ رہی ہے۔ اور گاہے بگاہے جو اس کی طرف سے شر انگیزی ہوتی ہے۔ اس کی حقیقت حرکات مذبوحی سے زیادہ نہیں۔ علاقہ ایٹہ کی اطلاع ہے کہ

"راجہ آواگڑھ کے برادر خورد رائے کرشن پال نے دھرم پور میں شدھی کی خاطر ایک جلسہ کا اعلان کیا ہوا تھا۔ اس کی تاریخ ۸ر جون مقرر ہو چکی تھی۔ لیکن کسی غیر معلوم وجہ سے الٰہی تصرف کے ماتحت رائے صاحب دھرم پور نہیں پہونچ سکے۔ علاقہ میں مشہور ہے۔ کہ آپ کسی بیمار عزیز کو لے کر نینی تال پہنچ چکے ہیں۔ ہمارے مبلغ مولوی محمد حسین صاحب اور ڈاکٹر فضل کریم صاحب ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن وقت پر دھرم پور پہنچ گئے۔ دیگر اسلامی انجمنوں کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ رائے صاحب کی غیر حاضری کا جلسہ پر خاص اثر پڑا۔ بجائے شدھی کی لہر چلنے کے مولوی محمد حسین صاحب اور آریہ پرچارک میں مباحثہ طے پا گیا۔ جس کو ہندو مسلمانوں نے شوق سے سنا۔ بالآخر ہندو مباحث کے اقرار شکست پر مباحثہ ختم ہوا۔ موجودہ ملکانوں پر گہرا اثر ہوا۔ اور یہ لوگ بجائے شدھ ہونے کے پکّے مسلمان ہو کر گھروں کو واپس چلے گئے۔ اور جانے سے پہلے اس اجلاس میں اعلان کر دیا کہ آیندہ کوئی آریہ پرچارک ان کے گاؤں میں پرچار کرنے نہ آئے۔ چونکہ آریہ پرچارکوں کا پروپیگنڈا عموماً دشنام دہی اور عیب گیری پر مبنی ہوتا ہے۔ اور اس بات کو عام طور پر انسانی فطرت ناپسند کرتی ہے۔ اس لئے ملکانہ لوگ ان لوگوں سے بیزار ہو رہے ہیں۔ اور اسلامی علمی فتوحات نے اس تمام تحریک کو بنیادوں سے ہلا دیا ہے۔"

دوسرا تازہ واقعہ موضع سانڈھن کا ہے۔ تمام وہ احباب جو علاقہ ارتداد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس گاؤں کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ دراصل یہ گاؤں علاقہ آگرہ۔ متھرا اور بھرت پور میں ملکانوں کا سب سے بڑا اور مرکزی گاؤں ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ گاؤں ارتداد سے عام طور پر محفوظ رہا ہے جب آریوں کے طرح طرح کے لالچوں اور دھمکیوں سے کام نہ چلا۔ تو ان لوگوں نے احمدی مبلغین کی عارضی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر گاؤں کے لوگوں میں لڑائی کروا کر دھڑا بندی کروا دی۔ جس گروہ کو ہندو مذہب کی طرف مائل پایا۔ اس کی وکلاء کے ذریعہ سے اور روپیہ سے مدد کر کے اور اس بات کا وعدہ کر کے کہ ہندو سرکاری افسروں سے بھی سفارش کر دی جائیگی۔ ڈیڑھ سو کے قریب زن ومرد کو مرتد کر لیا تھا۔ اور پرتاپ اور دیگر آریہ اخبارات میں اس کے متعلق بڑے بڑے آرٹیکل شائع کئے گئے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ فتنہ جلدی ہی ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور آریوں کی چالاکی اور عیاری جلدی طشت از بام کر دی گئی۔ حکام کی آنکھیں کھولدی گئیں۔ اور ملکانوں کو سمجھا بجھا کر آپس میں صلح کروادی گئی۔ اور اس طرح تمام ملکانے جو مرتد ہو گئے تھے تائب ہو کر دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور آج کی رپورٹ ہے۔ کہ ان کا سرگروہ ٹھاکر چھدّا بھی مسلمان ہو گیا ہے مبلغ سانڈھن لکھتے ہیں۔ کہ

"شکر اللہ کہ سانڈھن میں رہا سہا شدھی کا ڈھونگ بھی خدا نے توڑ دیا۔ جاء الحق وزھق الباطل۔ ان الباطل کان زھوقا آج سانڈھن میں آریہ قوم کی امیدیں حسرت ویاس سے بدل گئیں۔ ان کی آخری امید ٹھاکر چھدّا پر تھی۔ جو واقعی اپنی قوم کے معزز رکن تھے بطیب خاطر ارتداد سے تائب ہوئے ہیں۔"

خوب کھل جائیگا لوگوں پر کہ دین کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہر دوار

ناظر دعوۃ وتبلیغ۔ قادیان

ضرورت

علاقہ سرگودھا اور شاہ پور میں ورنیکلر مڈل پاس آدمیوں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں دفتر ہذا میں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ اور معہ تصدیق سیکرٹری جماعت احمدیہ ارسال کی جائیں۔ والسلام۔

محمد صادق عفی عنہ۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان دارالامان

مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے ہندوؤں کی چالیں

(۳)

اب میں تحریک سوراج کو بھی واضح کئے دیتا ہوں کہ کس طرح مسلمانوں کو مکر کے جال میں پھنسایا گیا۔ اگر مسلمان غور کرتے تو سمجھ سکتے۔ کہ تحریک سوراج کی تہ میں کیا پالیسی کام کر رہی ہے۔ آپ پر واضح ہونا چاہیئے۔ کہ ہندو مہاشے کانگریس میں مسلمانوں کو شمولیت کے لئے اسلئے دعوت نہیں دیتے تھے۔ کہ کانگریس مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کریگی بلکہ یہ ایک شدھی اور سنگھٹن سے زیادہ خطرناک سازش تھی۔ یہ کانگرسی مہاشے مسلمانوں کو آلہ کار بنا کر خود مسلمانوں سے اسلام کی تباہی کے سامان پیدا کرانا چاہتے تھے۔ صد افسوس! کہ یہ مہاشے اپنی چال میں کامیاب ہوئے۔ اور مسلمان کانگرس میں شامل ہو گئے حقیقت یہ ہے۔ کہ جنگ یورپ میں مسلمانوں نے اس طرح جانی اور مالی گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی۔ جس کی مثال تاریخ پیش نہیں کر سکتی یہ آج کے سنگھٹنی اس خوفناک زمانہ میں ہندوستان سے باہر جانا موت کے منہ میں جانا سمجھتے تھے۔ اور مہابیر دل کے پہلوان توپوں کی گرج اور زہریلی گیسوں میں جا کر اپنی جان دینا مصلحت کے خلاف کہتے تھے۔ یہ مسلمانوں کا ہی کام تھا۔ کہ ایسی خطرناک جنگ میں گورنمنٹ کی طرف سے لڑیں۔ دھوتی پوش مہاشے سوائے اسکے کیا کر سکتے تھے۔ کہ خطرناک سازشوں کا جال پھیلائیں جب جنگ کا خاتمہ ہوا۔ اور اتحادی کامیاب نکلے۔ تو اب وقت تھا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں کو ان کے خون کی کمائی کا پھل دے۔ اب وقت تھا۔ کہ جن مسلمانوں نے اپنے بچے فرانس کے میدان میں انگریزی حکومت کے لئے شہید کرائے تھے۔ اور جن جاگیرداروں نے ہزاروں رنگروٹ بھرتی کرائے تھے۔ وہ اس وفاداری کا صلہ حاصل کرتے۔ یہ مہاشے دیکھ رہے تھے۔ کہ اب حکومت وقت اور مسلمانوں میں وہ رابطہ واتحاد پیدا ہو جائے گا۔ کہ جس کی مثال پہلے نہ تھی۔ اور حکومت تیار تھی۔ کہ مسلمانوں کو جاگیریں اور خطابات دے۔ اور ان کی وفاداری کا اظہار یورپ میں کیا جائے۔ اور مسلمانوں کی شجاعت ووفاداری کو دیگر اقوام یورپ کے سامنے پیش کر کے خراج تحسین حاصل کیا جائے۔ مگر کیا یہ ممکن تھا۔ کہ مہاشے مسلمانوں کی اس قدر عزت افزائی کو دیکھ سکتے اس لئے فی الفور سازشیں کی گئیں۔ اور ان کے سینے پر سانپ لوٹ گئے۔ مسلمانوں کو اس وقت خلافت کا سوال بھی پیش تھا۔ پس یہی ایک بات ان مہاشوں کے حق میں تھی۔ کہ وہ مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کر سکیں۔ کانگرس نے مسلمانوں کو سبز باغ دکھائے۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ خلافت کے لئے

مسلمانوں کے ساتھ آخر دم تک رہیں گے۔ اور اتحادیوں سے اس سوال کا حل حسب منشاء مسلمانانِ عالم کرا دیں گے۔ جب مسلمان کانگرس میں شامل ہو چکے۔ تو فی الفور سوراج کی تحریک کر دی گئی۔ اور عدم تعاون کا بیج مسلمانوں سے گورنمنٹ برطانیہ کو دلا دیا۔ پھر کیا تھا۔ جوشیلے مسلمان۔ عاقبت نااندیش مسلمان حکومتِ وقت سے برسرپیکار ہو گئے۔ اور ان مہاشوں کی امیدیں برآئیں۔ بجائے اس کے کہ حکومت برطانیہ "جنگ یورپ" کے بعد مسلمانوں کو انعام و اکرام دیتی۔ ان مہاشوں کی چالوں سے مسلمانوں نے برطانیہ کو بدظن کر دیا۔ اور حکومت وقت اور مسلمانوں میں کشیدگی ہو گئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ ہر ایک ہندوستانی مسلمان کو معلوم ہے۔ جس کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں۔ صد افسوس کہ آج کل پھر وہی واقعات رونما ہو گئے۔ جو غدر کے بعد ہوئے تھے۔ بمشکل صلح و آشتی ہوئی تھی لیکن آج ان مہاشوں نے حکومت وقت اور مسلمانوں کے دلوں میں شکوک ڈال کر ایک کو دوسرے سے بدظن کر دیا۔ اور مسلمان سیاسی طور پر تباہ ہو گئے۔ جب یہ حالت ہوئی۔ تو دشمن کو کمزور دیکھ کر اور یہ سمجھتے ہوئے کہ حکومتِ وقت مسلمانوں سے بدظن ہے۔ اور مسلمانوں نے اپنے محسن و مربی کے ساتھ بگاڑ کر لی ہے۔ فوراً شدھی اور سنگٹھن کو جاری کر دیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ بس تھوڑے سے عرصہ میں مسلمانوں کا صفایا کر دیا جائیگا۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ وہ مہاشے جو زبردست کانگرسی لیڈر تھے۔ ان جدید تحریکوں کے بانی ہیں؟ کیا سوامی شردھانند کانگرسی نہیں تھا؟ کیا پنڈت مالوی کانگرسی نہیں؟ کیا ڈاکٹر مونجے کانگرسی نہیں؟ کیا لالہ لاجپت رائے کانگرسی نہیں؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ جب عدم تعاون کی تحریک کا زور تھا۔ تو ان مہاشوں نے علی گڑھ یونیورسٹی کو ہی تجربہ کے لئے موزوں سمجھا۔ اور سر سید احمد خان کے کالج کے بالمقابل مولانا محمد علی جیسے جوشیلے انسان کے ہاتھ سے ایک جامعہ ملیہ کی بنیاد ڈلوا دی۔ اور بنارس یونیورسٹی کی طرف کسی نے منہ بھی نہ کیا۔ کیوں؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ پنجاب میں عدم تعاون کے تجربہ کے لئے سوائے اسلامیہ کالج لاہور کے اور کوئی کالج کانگرس کو نہ ملا۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کو چھوڑ دیا گیا۔ کیوں؟

صاحبان یہ مہاشے سمجھتے تھے۔ کہ مسلمان تعلیم میں ان سے بہت پیچھے ہیں۔ اگر کچھ کمی پوری ہو رہی ہے۔ تو صرف ہندوستان میں یہی دو درسگاہیں ہیں۔ کہ مسلمانوں کو مغربی تعلیم کے ذریعے آراستہ کر رہی ہیں۔ اور جن کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بی۔ اے علیگ اور ایم اے علیگ مہاشوں کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ پس اگر یہ دو چشمے بند کر دئے گئے۔ تو مسلمانانِ ہندوستان تعلیم میں ان مہاشوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اور ہر اعلیٰ طبقہ یا ہر اعلیٰ پوزیشن ان کے لئے ہمیشہ کے لئے ورثہ بن جائیگی۔

جو نقصان مسلمانوں کو اس خطرناک چال سے پہنچا ہے۔ اس کی تلافی صدیوں تک نہیں ہو سکتی۔ لیکن اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمان کانگرس سے علیٰحدہ ہو کر گذشتہ اعمال کے لئے نادم ہوں۔ اور حکومتِ وقت کے شکوک کا ازالہ کریں۔ اور ایسا رابطہ و اتحاد بڑھائیں۔ کہ یہ مہاشے اہل کتاب میں تفرقہ نہ ڈال سکیں۔ کیا مسلمان یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جس قدر امیدیں گورنمنٹ برطانیہ سے ہماری وابستہ ہیں کسی اور قوم کی نہیں ہو سکتیں جس قدر اقتصادی تباہی ہماری ہے۔ اس کا بہ حصہ بھی کسی اور قوم میں نہیں۔

پس نیازمند کی یہی درخواست ہے۔ کہ ہر ایک شہر میں اتحادی جلسے کئے جائیں۔ جہاں قومی پلیٹ فارم پر ہر فرقہ کا عالم صداقت اسلام کا وعظ کرے۔ اور مسلمانوں کو فتنہ ارتداد کے واقعات سے آگاہ کرے۔ اور متفقہ قرار دادیں پاس کی جائیں۔ کہ مسلمان کانگرس سے کوئی تعلق مستقبل میں نہیں رکھنا چاہتے۔ اور کلی اعتماد حکومتِ وقت پر رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی آزادی اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ رہ کر اپنی اقتصادی۔ سوشل۔ سیاسی آزادی کو حاصل کریں۔

اب وقت ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ احمدی و شیعہ صاحبان کی طرح حکومتِ وقت کے ساتھ تعاون کرے۔ اور اپنی پالیسی کا اعلان کر دے۔ ہر ایک جلسے کی کارروائی اخبارات میں روانہ کر دی جائے۔ اور اس طرح سے تمام مسلمانوں کو آمادہ کار کیا جائے۔ نیازمند اس شدھی اور سنگٹھن کی تحریک کو ایک نعمتِ غیر مترقبہ سمجھے گا۔ اگر آج مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔ کہ اسلام کو دشمنان اسلام سے بچائیں۔

احقر سید تصدق حسین۔ بی۔ اے۔ جلال شاہ بلڈنگس بھیرہ۔ ضلع شاہ پور۔ پنجاب

کاتب کی ضرورت

الفضل کے لئے ایک ایسے کاتب کی جلد ضرورت ہے۔ جس کا عربی اور اردو خط بہت اچھا ہو۔ کام مستقل طور پر دیا جائے گا۔ خط کا نمونہ بھیجکر ایڈیٹر الفضل سے خط و کتابت کی جائے۔

قابل توجہ گورنمنٹ
تبیس (۳۲) لاکھ روپیہ کا نقصان

سردار گیان سنگھ صاحب سکرٹری سیم کمیٹی سمبڑیال نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک مفصل عرضداشت لکھ کر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ پنجاب میں نہروں کے پانی سے جو سیم نہروں کے قرب و جوار میں پیدا ہو گئی ہے اس سے بہت بڑا نقصان نہ صرف ملک کا بلکہ گورنمنٹ کا بھی ہو رہا ہے۔ اور حضور سے اس معاملہ میں دعا اور امداد چاہی ہے۔ جو اعداد سردار صاحب نے اپنی عرضداشت میں بہم پہنچائے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس وقت پنجاب میں ۹ لاکھ ایکڑ اراضی سیم سے خراب ہو چکی ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کو اس برباد شدہ رقبہ کے باعث قریباً بتیس لاکھ روپیہ سالانہ معاف کرنا پڑا ہے۔ ناظرین اخبار کے سمجھانے کے واسطے یہ لکھ دینا ضروری ہے۔ کہ سیم وہ پانی ہے۔ جو نہروں کے پیندوں اور کناروں سے رس رس کر نیچے تہ زمین چلا جاتا ہے۔ اور زمین کے اندرونی ذخیرہ آب کو بڑھا کر باہر سطح زمین پر پھیل جاتا ہے یا سیلابہ کر دیتا ہے۔ اس کو پنجاب میں سیم کہتے ہیں۔ اس سے کنوؤں کا پانی بھی بدمزہ اور ناقص ہو جاتا ہے۔ جس سے صحت عامہ پر مضر اثر پڑتا ہے۔ اور زمین خراب اور دلدل۔ اور بعض جگہ شور ہو کر قابل زراعت نہیں رہتی۔ قریب کے مکانات کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اور بیماری کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ہم بڑے زور سے گورنمنٹ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اس فن کے ماہروں سے مشورہ کر کے بہت جلد اس نقصان کے ازالہ کی تجاویز سوچی جائیں۔ اور عمل میں لائی جائیں۔ بالخصوص ہماری یہ عرضداشت اپنے مکرم آنریبل سردار جوگندر سنگھ صاحب بہادر کی خدمت میں ہے۔ کہ وہ اس امر کی طرف بہت جلد توجہ کریں۔ اور اس معاملہ میں امداد کر کے اپنے وطن اور اہل وطن کو مشکور فرما دیں۔ ۲۳ جون ۱۹۲۷ء

(ڈاکٹر مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ناظر امور خارجیہ۔ قادیان

تاریخ وفات مفتی عبدالمومن

عبدمومن کا ہے صادق۔ صاحب‌زادہ باپ
ہفدہ سالہ تھا مریض با کرب
سال ہجرت میں ہوا یہ امر رب
عبدمومن داخل الجنت ہوا ہے
کہ بستہ
نوا کش امام الدین عفی عنہ۔ مہاجر قادیان

وصیت ۲۵۲۶

میں چوہدری نعمت خان ولد چوہدری ہمتوں خان قوم راجپوت عمر ۵۰ سال ساکن بیگم پور ضلع ہوشیارپور حال سینئر سب جج امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے اراضی جدی اور ۔۔۔ زمین مکان سکنی میرے والد صاحب کے نام ہے۔ اراضی میں سے میرے والد صاحب نے تقریباً چہارم حصہ اراضی مجھے دے رکھی ہے جس پر میرا قبضہ ہے۔ ۔۔۔ زمین پر مکان میں نے خود اپنی گرہ سے بنایا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اراضی میرے پاس رہن ہے۔ اندازاً ۴½ گھماؤں ہوگی۔ زر رہن غالباً ۳۵۰۰ روپیہ کے قریب ہوگا۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰۰ پانسو روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقومات میں حصہ جائداد کے طور پر بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر جاؤں۔ وہ حصہ موعودہ سے منہا کی جاویگی۔ فقط ۱۴ر ۱۔

العبد موصی: چوہدری نعمت خان موصی بقلم خود سینئر سب جج امرتسر حال وارد قادیان۔

گواہ شد: چوہدری عبداللہ خان کاٹھ گڑھی حال وارد قادیان

گواہ شد: عبدالرحمٰن خان ساکن سٹروعہ حال وارد قادیان

وصیت ۲۵۹۳

میں محمد شفیع ولد شیخ محمد رمضان عمر ۵۰ سال ساکن امرتسر حال کراچی آج ۱۷ر اپریل ۱۹۲۶ء کو اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد مبلغ ۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام۔

العبد موصی: محمد شفیع حال وارد قادیان۔

گواہ شد: نیاز محمد انسپکٹر پولیس کراچی۔ حال وارد قادیان

گواہ شد: عبدالغنی احمدی۔ انبالوی حال وارد قادیان

وصیت ۲۴۰۳

میں عبدالحق ولد محمد عبداللہ امیر جماعت قوم زرگر ساکن پھیرو چیچی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کی حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت نہیں۔ ماہوار ۱۵ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ فقط والسلام۔ ۲۶ر ستمبر ۱۹۲۶ء

العبد: عبدالحق زرگر موصی بقلم خود

گواہ شد: محمد عبداللہ امیر جماعت احمدیہ پھیرو چیچی

گواہ شد: بقلم خود سلطان علی سکرٹری جماعت احمدیہ پھیرو چیچی

وصیت ۲۵۹۶

میں محمد حسین ولد شیخ امید علی عمر ۲۶ سال ساکن نسیم منزل علی گڑھ ضلع علی گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ر اپریل ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ یعنی زرعی و سکنی مکانات واقع احمد پور ضلع اعظم گڑھ جو فی الحال میرے بھائیوں کے قبضہ میں ہیں۔ جن کی قیمت تخمینی مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ علاوہ اس جائداد کے آمد پر بھی ہے۔ چونکہ اس وقت ماہانہ ۱۲۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ علاوہ بوقت وفات میری جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت کر جاؤں۔ تو ایسی رقومات کو حصہ وصیت سے منہا کیا جائے۔ چونکہ جائداد مشترکہ مندرجہ بالا میں صرف میرے حصہ کے جائداد کی قیمت ۔/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ فقط ۱۷ر اپریل ۱۹۲۶ء

العبد: محمد حسین حال وارد قادیان

گواہ شد: فخر الدین احمدی ملتانی۔

گواہ شد: عبدالقدیر قادیانی پسر مولوی عبداللہ صاحب سنوری

شدھی چکر کی حرکت روکنے کے لئے کاری حربے

اسوقت آریوں اور ہندوؤں نے اس امر کا تہیہ کر لیا ہے۔ کہ جس طرح اور جیسے بھی ممکن ہو ہندوستان سے اسلام پاک کا نام تک مٹا دیا جائے۔ جیسا کہ ان لوگوں کی تحریروں اور تقریروں کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ اس لئے اسلام کے نام لیواؤں پر لازم ہے۔ کہ وہ اس خوفناک تحریک کا سدباب کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اور اس کا واحد علاج یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفائے کرام و دیگر مصنفین کی تصانیف کا نہ صرف خود مطالعہ کریں۔ بلکہ ناواقف اور دین سے بے خبر مسلمانوں کو بھی پڑھائیں۔ اور اس کے علاوہ غیر مسلموں تک بھی انہیں پہنچائیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ نہ صرف مسلمان ہی کفر کی آگ میں پڑنے سے بچ جائیں گے۔ بلکہ خود غیر بھی اسلام کے حلقہ بگوش ہو کر حامیان شدھی کے حوصلے پست اور ہمتیں توڑنے کا باعث بنینگے۔

تصانیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

براہین احمدیہ اس میں نہ صرف اسلام۔ قرآن اور حضرت نبی کریم کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر نہایت ہی لاجواب طرز پر بحث کی گئی ہے۔ بلکہ ادیان باطلہ کی تردید میں بھی بہت سی ناقابل تردید دلائل مرقوم ہیں۔ ممکن نہیں کہ اس کتاب کو پڑھ کر متعصب سے متعصب غیر مسلم بھی اسلام کی صداقت کے قائل نہ ہو۔ بہی خواہان اسلام پر فرض ہے۔ کہ وہ اس لطیف تصنیف سے غیر مسلموں کو روشناس کرائیں۔ بڑی تختی کے قریباً چھ سو صفحات کی تصنیف کی قیمت اصل لاگت سے بھی کم۔ یعنی صرف عہ دو روپے آٹھ آنہ ہے۔

نسیم دعوت اس اسم بامسمیٰ کتاب میں حضور پر نور نے جہاں یہ بتلایا ہے۔ کہ تبدیل مذہب کے لئے کس قدر علم کی ضرورت ہے۔ وہاں اسلام کی صداقت پر بھی بہت سی براہین قاطع رقم فرمائی ہیں اور ساتھ ہی وید اور ویدک اصولوں کا بھی زوردار کھنڈن فرمایا ہے۔ حجم قریباً ۱۰۰ صفحہ۔ قیمت صرف ۶ر

سرمہ چشم آریہ اس شہرہ آفاق تصنیف میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے مفصلہ ذیل مضامین پر عجیب انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور دلائل و براہین اسلام کی صداقت اور سماجک اصولوں کی بطالت کو ظاہر و ثابت کر دیا ہے۔ معجزات قرآنیہ۔ ایمان۔ ایقان۔ عرفان انسان۔ عقل اور الہام۔ معجزہ شق القمر۔ روحوں کا حادث و مخلوق ہونا نجات۔ تناسخ۔ اسلامی خدا اور ویدوں کے پیش کردہ ایشور کی صفات پر لطیف بحث۔ حجم قریباً اڑھائی سو صفحہ۔ مگر قیمت صرف عہ۔ احباب اس نادر اور لاجواب کتاب کو خرید کر ضرور مستفید ہوں۔

شحنہ حق حضرت اقدس نے اس نادر تصنیف میں جہاں آریوں کے اعتراضوں کا جواب رقم فرمایا ہے۔ وہاں وید اور ویدک دھرم کی اصل حقیقت کو آفتاب نیمروز کی طرح واضح کر دیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس زبردست اور لاجواب تصنیف کو بکثرت خریدیں۔ اور غیروں تک پہنچائیں۔ حجم تقریباً ۱۰۰ صفحہ۔ قیمت صرف ۸ر

چشمہ معرفت یہ ضخیم تصنیف اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک مسلمان کے پاس اس کا ایک ایک نسخہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اس میں حضرت اقدس نے نہ صرف اسلام۔ قرآن کریم۔ اور حضرت نبی کریم صلعم کی صداقت و حقانیت پر بے نظیر دلائل تحریر فرمائے ہیں۔ بلکہ آریوں کے ان تمام بڑے بڑے اعتراضوں کا بھی جواب رقم فرمایا ہے۔ جو عام طور پر اسلام اور قرآن کریم اور نبی کریم صلعم پر کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان شرائط پر بھی نیز روشنی ڈالی ہے۔ جو آریوں کی طرف سے وید کے الہامی ہونے کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔ ہر ایک وہ شخص جو اسلام اور ویدک دھرم کی تعلیم کا مقابلہ و موازنہ کر کے صداقت کو معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اس گوہر بے بہا کو ضرور ہی خریدے اور پڑھے ضخامت ۳۳۲ صفحات۔ لکھائی۔ چھپائی کاغذ عمدہ اور قیمت صرف عہ دو روپے آٹھ آنہ

سناتن دھرم اس میں آریہ سماج کے مسائل نیوگ و تناسخ وغیرہ پر بحث ہے۔ قیمت ا

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

تصدیق براہین احمدیہ پنڈت لیکھرام نے براہین احمدیہ کا جو جواب شائع کیا تھا۔ یہ اس کا جواب ہے۔ اسمیں نہ صرف لیکھرام کے اعتراضوں کا ہی جواب دیا ہے۔ بلکہ اسلامی جنت مسئلہ جبر و قدر۔ قصہ ذوالقرنین۔ یاجوج ماجوج۔ حدوث روح مادہ ضرورت قرآن۔ ثبوت صانع پر قرآنی دلائل۔ عرش وغیرہ بہت سے اہم قرآنی مسائل پر نہایت لطیف روشنی ڈالی ہے۔ حجم ۲۲۰ صفحہ۔ قیمت عہ

نور الدین اس میں آریوں کے قریباً تمام ہی ان اعتراضات کا جواب آگیا ہے۔ جو عام طور پر قرآن کریم کی حقانیت پر کئے جاتے ہیں۔ احباب اس نہایت ہی ضروری اور بے حد مفید کتاب کو ضرور خریدیں۔ حجم ۲۶۰ صفحات قیمت عہ

آریہ سماج کی تردید میں دیگر کتب

رد تناسخ اس میں آریوں کے مایہ ناز مسئلہ تناسخ پر نہایت زبردست اعتراض کئے گئے ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حجم ۴۴ صفحہ۔ قیمت ۳ر

اہنسا اسلام مع ویدک دھرم کی عکسی تصویر اس میں نہ صرف قرآن کریم بلکہ خود غیر مسلموں کی شہادتوں سے بھی ثابت کر کے دکھایا گیا ہے۔ کہ اسلام نہ تو جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی اشاعت جبر سے ہوئی۔ اور ساتھ ہی ان اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ جو مسلمان بادشاہوں پر کئے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی وید اور ویدک تواریخ سے ثابت کر کے دکھلایا گیا ہے۔ کہ درحقیقت وید ہی جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اسی کی اشاعت بزور شمشیر ہوئی۔ حجم ۱۸۰ صفحہ۔ قیمت صرف ۱۲ر

کیفیت وید اس میں آریوں کی مستند اور معتبر کتابوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ وید اور ویدک دھرم اس قابل نہیں۔ کہ اسلام کے شیدائی اسے قبول کریں اور اپنی نجات کا وسیلہ ٹھہرائیں۔ حجم ۴۴ صفحات قیمت ۵ر

آئینہ سماج اسمیں سوامی دیانند جی کی علمی قابلیت۔ ان کی مذہبی معلومات اور ویدوں کے غیر الہامی ہونے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۸ر

ابطال حقیقت وید اسمیں روح مادہ کا مخلوق ہونا۔ قرآن کریم و وید مقدس و عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ حجم ۴۰ صفحہ قیمت ۶ر

ٹریکٹ مفت اشاعت کرنیکے لئے کم قیمت کے دس ٹریکٹ بھی تیار ہیں۔ جن میں سماجی اصول و عقائد پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ جن کی قیمت فی سینکڑہ ہے۔ عہ ۱ ۔ ۳ ۔ ۳ ۔ ۵ ۔ ۶ [illegible] بحساب فی سینکڑہ ۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان کی کافی تعداد منگوا کر تقسیم کریں۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام عہ۔ رد تناسخ ۳ر۔ صاعقہ ذوالجلال بر سر شردھا [illegible] آریہ رسولی خبروں میں ۔ [illegible] ویدک تصویر کا آئینہ ۔ شدھی کی اشدھی [illegible]

نوٹ:۔ ان کتب کے علاوہ صداقت اسلام اور غیر مذاہب کی تردید میں اور بھی بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ جن کے نام اور قیمت فہرست کتب سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو طلب کرنے پر مفت بھیجی جائیگی۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

—— ۳ر جولائی۔ رات کو موچی دروازہ لاہور کے باہر جلسہ ہوا۔ مگر مولوی ظفر علی خاں اور سید حبیب میں کش مکش ہوگئی۔ پولیس نے جلسہ منتشر کردیا۔ مولوی ظفر علی خاں نے دہلی دروازے کے پاس جلسہ کرنا چاہا۔ مگر پولیس نے منع کردیا۔ مولوی ظفر علی اور ان کے چند ساتھیوں کو پولیس کوتوالی لے گئی۔ جہاں دو گھنٹہ کی حراست کے بعد چھوڑ دیا ؎

—— لاہور ۳ر جولائی۔ مسلمانان لاہور کا جو عظیم الشان جلسہ دہلی دروازہ کے باہر باغ میں ہونے والا تھا۔ اسے حکام نے روک دیا۔ سہ پہر کے وقت منادی کی گئی۔ کہ اختتام محرم تک اس شہر لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے۔ لہٰذا کوئی جلسہ عام بغیر حصول اجازت نہیں ہوسکتا۔ چھ بجے کے قریب جبکہ ابھی منادی جاری تھی۔ پولیس کا ایک دستہ باغ میں داخل ہوا۔ اور غروب آفتاب کے وقت مسٹر اوگلوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر فیلڈس مجسٹریٹ مسٹر [illegible] سپرنٹنڈنٹ پولیس اور متعدد حکام بھی اس جگہ پہنچ گئے۔ پولیس نے تخت کو جو سٹیج بنانے کے لئے باغ میں رکھے گئے تھے۔ اٹھا کر لے گئے۔ ضلع خلافت کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ جلسہ ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ ایک فہرست کھول دی گئی۔ جس میں ان لوگوں نے نام لکھوائے۔ جو دفعہ ۱۴۴ کو توڑنے کے لئے تیار تھے۔ خلافت کمیٹی میں طویل بحث و تمحیص کے بعد قرار پایا۔ کہ شاہ محمد غوث کی خانقاہ کے بالمقابل احاطہ شیخ عبدالرحیم میں جلسہ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ وہاں جلسہ منعقد ہوا۔ اور چودھری افضل حق صاحب رکن کونسل صدر جلسہ قرار پائے۔ کل مجمع دس ہزار سے زیادہ ہوگا۔ چودھری افضل حق نے افتتاحی تقریر کی۔ پھر مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے تقریر کی۔ ازاں بعد مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے تقریر کی۔ اس تقریر کے دوران میں بہت سے مسلمانوں نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ وہ باغ بیرون دہلی دروازہ میں جاکر جلسہ منعقد کرنے کے آرزومند ہیں۔ جہاں پر دفعہ ۱۴۴ کا دور دورہ ہے۔ اور پولیس کے پہرے لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ بیس مسلمانوں کا ایک دستہ جلسہ گاہ سے مرتب ہوکر اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے دہلی دروازہ کی طرف روانہ ہوا۔ ان کی روانگی کے بعد مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیتہ العلماء نے تقریر شروع کردی۔ آپ نے مقامی حکام کے اس فعل پر اظہار تعجب کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم دہلی سے چل کر یہاں آئے تھے۔ اور ہم مسلمانوں کو محض صبر کی تلقین کرنا چاہتے تھے۔ مگر یہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلسہ روک دیا۔ اور منادی کرکے ہوتے رضاکاروں کو گرفتار کرلیا۔ انہیں چاہئے تھا۔ کہ جلسہ ہونے دیتے۔ اور ہم لوگوں کی تقریریں سنتے۔ تقریریں سننے کے بعد جس کو چاہتے وارنٹ دکھا کر گرفتار کرلیتے۔ بیس آدمیوں کا پہلا دستہ باغ بیرون دہلی دروازہ میں پہنچا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے میں سے ایک کو صدر بنایا۔ اور جلسہ کی کارروائی شروع کردی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر اوگلوی نے جلسہ میں آکر کہا۔ جلسہ کرنے کا امتناع ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ضرور جلسہ منعقد کریں گے۔ اور کر رہے ہیں۔ اس پر پولیس کو بلایا گیا۔ جس نے لاٹھیوں سے انکو منتشر کرنا چاہا۔ مگر کامیاب نہ ہوئی۔ آخر انہیں گرفتار کرکے پولیس کی حراست میں بٹھا دیا گیا۔ چند منٹ کے بعد اس دستہ کے منتظم کو گرفتار کرکے کوتوالی بھیج دیا گیا۔ اور باقی لوگوں کو جانے کی اجازت دیدی گئی۔ چنانچہ وہ سب جلسہ گاہ میں واپس آگئے۔ مسٹر اوگلوی دیگر مجسٹریٹوں اور پولیس افسروں کی معیت میں جلسہ گاہ میں آئے۔ اور نہایت بلند آواز سے تین دفعہ یہ اعلان کیا۔ کہ میں اس مجمع کو خلاف قانون قرار دیتا ہوں۔ اسے منتشر کیا جائیگا۔ اس پر چودھری افضل حق نے جلسہ برخواست کردیا۔ برخواست ہونے پر پچیس پچیس اشخاص تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد باہر نکلنے لگے۔ اور بعض اپنے گھروں کو جانے لگے۔ جب لوگ گھروں کو واپس جارہے تھے۔ تو پولیس کے سپاہیوں نے مسلمانوں کی ایک ٹولی پر جو مجلس خلافت پنجاب کے دفتر کے سامنے سے گذر رہی تھی لاٹھیاں برسانی شروع کردیں۔ اس زد و کوب میں مولوی محمد عرفان اور سید علی گل خاں رئیس پشاور کو بھی چوٹیں لگیں ؎

—— لاہور ۶ر جولائی۔ کل بعد نماز عشاء شاہی مسجد لاہور میں مسلمانان لاہور کی جمعیت دینی کا ایک اور زبردست مظاہرہ ہوا۔ اور نماز عشاء تک پچاس ہزار مسلمان جمع ہوگئے۔ احمد علی صاحب معتمد انجمن خدام الدین صدر جلسہ قرار پائے۔ اور پرجوش تقریریں ہوئیں ؎

—— رانا فیروز الدین خان صاحب رکن مجلس مقننہ پنجاب آئندہ اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پیش کریں گے۔ یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ "مسلم اوٹ لک" لاہور کے ایڈیٹر سید دلاور شاہ بخاری اور مولوی نور الحق پرنٹر و پبلشر کو فوراً رہا کردیا جائے ؎

—— مدراس ۴ر جولائی۔ جناب محمد پادشاہ کونسل آف سٹیٹ کے آئندہ اجلاس میں اس مضمون کی قرارداد پیش کرنے والے ہیں۔ کہ جریدہ "مسلم اوٹ لک" کے مدیر اور طابع و ناشر کو فی الفور رہا کردینے کی سفارش جناب وائسرائے سے کی جائے ؎

—— لاہور ۶ر جولائی۔ آج ۴ بجے دن کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمٰن صاحب معتمد مجلس خلافت پنجاب گرفتار کرلئے گئے۔ ساڑھے ۵ بجے کے قریب زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ان کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کیا گیا۔ عدالت نے کہا کہ ان کے خلاف سپرنٹنڈنٹ پولیس کی طرف سے شکایت کی وجہ سے مقدمہ چلایا گیا ہے۔ جو ۲۰ جولائی کو پیش ہوگا۔ عدالت نے حکم دیا کہ اگر ہر دو اصحاب تیس تیس ہزار کے مچلکے اور تیس تیس ہزار روپیہ کی ضمانتیں داخل کردیں۔ تو وہ رہا کئے جاسکتے ہیں۔ مگر ہر دو اصحاب نے ضمانت دینے سے انکار کردیا۔ اس لئے انہیں جوڈیشل حوالات میں بھیج دیا گیا ؎

—— شملہ ۴ر جولائی۔ راجہ غضنفر علی خاں نے لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں "رنگیلا رسول" کے مقدمہ کے متعلق دو قراردادوں کا نوٹس دیا ہے۔ ایک کا مفاد یہ ہے۔ کہ حکومت ایک آرڈیننس جاری کرے۔ جس کی رو سے حکومت پنجاب ایسے مقدمات کا فیصلہ کرسکے جو بانیان مذہب کی توہین کے متعلق ہوں۔ یہ آرڈیننس اس وقت تک نافذ رہے۔ جب تک اس مقدمہ کا فیصلہ منسوخ یا قانونی سقم رفع نہ ہوجائے۔ دوسری قرارداد میں وائسرائے سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اختیارات سے کام لے کر "مسلم اوٹ لک" کے ایڈیٹر اور پرنٹر کو رہا کردیں ؎

—— "ورتمان" کا مقدمہ ۱۵ر جولائی کو ہائی کورٹ میں پیش ہوگا۔ اور مسٹر جسٹس بیکمپ اکیلے اس کی سماعت کریں گے ؎

—— لاہور ۶ر جولائی۔ مہاشہ نانک چند ناز ایڈیٹر پرتاپ کو زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری گرفتار کرکے مسٹر اوگلوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ گرفتاری ۳ر جولائی کے "پرتاپ" میں ایک مضمون بعنوان "آرڈیننس کا خبط" لکھنے کے لئے عمل میں لائی گئی ہے۔ عدالت نے مہاشہ ناز کو ایک سال کے لئے نیک چلن رہنے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کا مچلکہ اور پچاس ہزار کی ضمانت (پچیس پچیس ہزار کے دو ضامن) داخل کرنے کا حکم دیا ؎

—— کلکتہ ۶ر جولائی۔ صوبہ بنگال کی ہندو سبھا نے ایک سال کے اندر اپنی ۷۰ شاخیں قائم کی ہیں۔ اور نوے مدرسے بنائے ہیں جہاں ابتدائی تعلیم مفت دی جاتی ہے ؎

—— بنگلور ۴ر جولائی۔ چھوت ادھار کی دسویں کانفرنس کا اجلاس ٹیپو سلطان کے محل میں منعقد ہوا۔ منظور شدہ قراردادوں میں تمام ذاتوں کے ہندوؤں پر زور دیا گیا۔ کہ وہ اچھوتوں کو مکمل شہری اور مذہبی حقوق عطا کریں ؎

—— دہلی ۶ر جولائی۔ دہلی کے سشن جج نے گیان اند نامی ایک آریہ سماجی اپدیشک کا مرافعہ منظور کرلیا ہے۔ اسے عدالت ماتحت نے زیر دفعہ ۱۵۳ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان منافرت پھیلانے کے جرم میں ایک سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی ؎

—— الہ آباد ۶ر جولائی۔ جریدہ "لیڈر" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ لالہ بدری شاہ آریہ سماجی لیڈر کو جبکہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک اجلاس میں شرکت کے بعد ضلع بھڑائچ میں اپنی قیام گاہ پر واپس آرہا تھا قتل کردیا گیا ہے ؎

—— کلکتہ ۶ر جولائی۔ موضع بانتی پاڑا ضلع ندیا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں فرقہ وارانہ فساد ہوگیا ہے۔ سر عبدالرحیم کو اس فساد کے متعلق جو تار پہنچا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں ہندوؤں نے مسلمانوں کے گھروں وغیرہ کو آگ لگادی۔ یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس لڑائی جھگڑے میں ایک ہندو اور ایک مسلمان مارا گیا۔ اور بہت سے آدمی زخمی ہوئے ؎

(منشی عبدالرحمٰن کنجری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)